ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ نافعہ موحدین قامع اساس مبتدعین مسمّے بہ

کشفُ الغطاء

عن

ازالۃ الخفا

اِس رسالہ مین رسالہ ازالۃ الخفا کا جواب ہے اور اِس مسئلہ کو بہت بسط سے لکھا گیا ہے کہ علم غیب کا اللہ کے لئے خاص ہے آخر مین اِسکے ایک ضمیمہ قابل دید ہر مسلمان کے لئے ہے

از تالیف لطیف جناب مولانا محمد سعید صاحب محدّث بنارسی

در مطبع سعید المطابع واقع بنارس

۱۳۲۸ھ طبع گردید ۱۹۱۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین حمد الشاکرین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین شافع المذنبین محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ الذین ینفون عن دینہ تحریف المبتدعین وانتحال المبطلین **امّا بعد** خاکسار راجی رحمۃ اللہ المجید محمد سعید بنارسی بخدمت اہل اسلام ومتبعین طریقہ انیقہ خیر الانام گذارش کرتا ہے کہ ایک رسالہ مسماۃ ازالۃ الخفاء جو کسی مجہول الاسم والرسم کا لکھا ہوا ہے ایک بھائی دینی کے ذریعہ سے مجھکو ملا مین نے غور کامل سے اُسکو دیکھا تو مولف مجہول صاحب کی دریدہ دہنی پر سخت قلق ہوا اور خیال کیا کہ اگر اس طرف سے بہی ایسا ہی جواب ترکی بترکی دیا جاوے تو اہل حق واہل فساد مین کیا فرق باقی رہیگا اور ہمارے ناظرین باتمکین کیا کہین گے لہذا ہمنے لمن صبر وغفر پر عمل کیا آئندہ اگر کوئی صاحب جواب کا قصد کرین تو اِسی طریقہ کو عمل مین لائین ورنہ وہ جانین اُنکا کام جانے ؎

ہمارا کام سمجہانا ہے یارو ۔ اب آگے خواہ تم مانو نہ مانو

اب بعون اللہ وصونہ جواب شروع کیا جاتا ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واضح ہو کہ مولف کے قول کو مولہٗ نیز خطلاتے ہین سے آور جواب کو جواب سے تعبیر کیا گیا ہے **مولف فرماتے ہین** صـ۱ غیر المقلد صاحبون نے دیکھا کہ

اور نہ مخلوق مین کسی کو متصرف و مدبر حقیقی مانیگا اور نہ کسی کے لئے استحقاق عبادت ثابت کریگا الخ **جواب** اگر کوئی مسلمان موحد اللہ کے ساتھ شرک نہین کرتا تو وہ مشرک نہین ہوسکتا ہان اگر عبادت مین دوسرے کو شریک کیا تو وہ بیشک مشرک ٹہرے گا موحد تب ہی ہوگا جب توحید الوہیت اور ربوبیت دونون کا مقر ہو خالی توحید الوہیت سے موحد نہین ہوسکتا جیسے اللہ تعالےٰ نے توحید الوہیت کے نہ ماننے والے کو مشرک فرمایا ہے ایسے ہی توحید ربوبیت کے نہ ماننے والے کو بہی جتنے پیغمبر مبعوث ہوئے سبنے لوگون کو اللہ تعالیٰ کی توحید الوہیت اور عبادت کی طرف بلایا سورہ کہف کے آخر مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنی جو اللہ تعالیٰ کے ملنے کی امید رکہتا ہے چاہیکہ نیک عمل کرے۔ اور اپنے رب کی عبادت مین کسی کو شریک نہ ٹہرائے۔ بیضاوی صفحہ ۹۳ مین ہے والایۃ جامعۃ بخلاصتی العلم والعمل وہما التوحید والاخلاص اور سورۂ رعد مین ہے قل انما امرت ان اعبد اللہ ولا اشرک بہ الیہ ادعوا والیہ ماٰب یعنی مین اسیکا حکم کیا گیا ہون کہ اللہ کی عبادت کرون اور اُسکے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرون اِس آیت سے بھی ہر قسم کے شرک کی نفی نکلتی ہے خواہ تعدد الہ مین ہو یا عبادت مین اور سورہ اعراف مین ہے قالوا یا موسیٰ اجعل لنا الٰہا کما لہم آلہۃ یعنی اے موسےٰ ہمارے لئے ایک معبود مقرر کردے جیسے کفار کے لئے معبود ہین امام بغوی معالم التنزیل مین اسکی تفسیر مین فرماتے ہین معالم مطبوعہ بمبئی صفحہ ۴۲۵ مین ہے ولم یکن ذلک من بنی اسرائیل فی وحدانیۃ اللہ وانما معناہ اجعل لنا شیئا نعظمہ ونتقرب بتعظیمہ الی اللہ وظنوا ان ذلک لا یضر الدیانۃ وکان ذلک لشدۃ جہلہم یعنی یہ بنی اسرائیل کا سوال کرنا باعث شک کرنے اسکی توحید مین نہ تھا معنی اسکے یہ ہین کہ ہمارے لئے آپ ایک ایسی شے مقرر کردین جسکی ہم عظمت کرین اور اسکی تعظیم سے اللہ کی قربت ڈھونڈھین یہ اُنکی شدت

جہالت کا باعث تھا۔ اس آیت واوسکی تفسیر سے معلوم ہوا کہ اگر موحد عبادت مین کسی
شے کی تعظیم کرے تو وہ بھی اُسکا معبود سمجھا جاے گا اگرچہ اُسکو معبود نہ سمجھے اور سورہ
توبہ رکوع ۵ مین ہے اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح
بن مریم وما امروا الا لیعبدوا الٰھا واحدا لا الٰہ الا ھو سبحانہ عما یشرکون۔
یعنی یہود اور نصارے نے اپنے درویشون اور عالمون کو رب ٹہرالیا سوای اللہ
کے اور مسیح بن مریم کو اور وہ نہین حکم کیے گئے تھے مگر یہ کہ ایک اللہ کی عبادت کرین
کوئی معبود نہین۔ مگر وہ اللہ پاک ہے اُنسے جسکو وہ شریک ٹہراتے ہین۔ یہود تعدد
آلہہ کے ہرگز قائل نہ تھے اسیواسطے عدی بن حاتم نے حضرت صلعم سے اعتراضاً پوچھا تھا
حضرت صلعم نے جواب دیا کہ علمار ورہبان کی باتون کو بغیر دلیل کے مانتے تھے یہی اُنکا
رب ٹہرانا ہے سورۂ اعراف رکوع ۲۴ مین ہے فلما آتٰھما صالحا جعلا لہ
شرکاء فیما آتٰھما فتعلی اللہ عما یشرکون۔ یعنی جب اللہ نے دیا اُن دونون (آدم
حوا) کو لڑکا نیک ٹہرایا اُن دونون نے اُسکا شریک اللہ بلند ہے اُس سے کہ شریک
مقرر کرتے ہین۔ حوا نے اپنے لڑکے کا نام عبدالحارث رکھا تھا دو تین خدا کے
قائل نہ تھے فقط عبدالحارث نام رکھنے کیوجہ سے اللہ نے شریک کرنیکا الزام اُنکے ذمہ
لگایا۔ سورۂ یوسف رکوع ۱۲ مین ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون
یعنی نہین ایمان لاتے اکثر اُنکے اللہ کے ساتھ مگر حال یہ ہے کہ وہ شرک کرتے ہین
اب آیتین کہانتک لکھی جاوین یہانپر بعض اُن حدیثون کو ذکر کیا جاتا ہے جس سے
یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس نے عبادت اللہ مین کسی کو شریک کیا یا وہ عبادت جسکو
کرنا لازمی تھا چھوڑ دیا وہ مشرک ہے اگرچہ وہ تعدد معبودون کا
قائل نہو اللہ کو ایک جانتا ہو مشکوۃ مطبوعہ مطبع انصاری صفحہ ۲۹۵ مین ہے عن ابن عمر
قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک رواہ

الترمذی یعنی جس نے سوای اللہ کے دوسرے کی قسم کھائی اُس نے اللہ کے ساتھہ شریک ٹھرایا۔ ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین ای اشرک جلیا او خفیا لانہ اشرک المحلوف بہ مع اللہ تعالیٰ فی التعظیم المخصوص بہ مرقاۃ جلد ثالث صفحہ ۵۶ یعنی غیر اللہ کے ساتھ قسم کہانے والے نے شرک جلی کیا یا شرک خفی کیونکہ اُس نے محلوف بہ کو اللہ تعالیٰ کیساتھ اُس تعظیم مین جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص تہی شریک کیا۔ اب آپ خیال کیجئے غیر اللہ کے قسم کھانے والے اکثر نام کے مسلمان ہوتے ہین جو تعدد آلہہ کے قائل نہین ہین۔ ایک خاص عبادت مین دوسرے کو شریک کرنے سے مشرک بن گئے اور مشکوۃ صفحہ ۴۴۷ مین ہے عن شداد بن اوس قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول من صلی یرای فقد اشرک ومن صام یرای فقد اشرک ومن تصدق یرای فقد اشرک رواہ احمد یعنی فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے نماز لوگون کے دکھلانے کے لئے پڑھا بیشک اُس نے شرک کیا جس نے روزہ لوگون کے دکہلانے کے لئے رکھا اُس نے شرک کیا جس نے صدقہ لوگون کے دکہلانے کو دیا اُس نے شرک کیا۔ مسلمان خیال کرین کہ شخص موحد مسلمان نمازی روزہ دار صدقہ دینے والے نے فقط عبادت کو دوسرے کے دکہلانے کو کیا مشرک ٹہرا۔ مسند احمد جلد اول صفحہ ۲۸۳ مین ہے عن ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ ما شاء اللہ وشئت فقال جعلتنی للہ عدلا بل ما شاء اللہ وحدہ یعنی ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا کہا اے اللہ کے رسول جو اللہ چاہے اور آپ فرمایا حضرت صلعم نے تو نے مجھکو اللہ کا شریک ٹہرایا بلکہ کہو جو اللہ اکیلا چاہے۔ دیکھو یہ شخص صحابی تہا اللہ کو ایک جانتا تہا فقط ایسی تعظیم کرنے مین جو اللہ کے لئے کرنی چاہئے تہی مورد عتاب حضرت صلعم کا ہوا۔ الغرض اور بہت حدیثین ہین جنسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص کسی کو عبادت مین شریک ٹہرائی گو وہ اللہ کو ایک جانتا ہو تو مشرک ہو جاتا ہے مولف مجہول نے بہی اسکو لکہا ہے مگر سمجھا نہین

دیکھو قول مولف مجہول صلا مین الوہیت کے معنی خواہ وجوب کے لین خواہ استحقاق عبادت کے۔ استحقاق عبادت مین وہ مشرک بھی داخل ہے جو خدا کو ایک کہتا ہے مگر عبادت مین دوسرون کو بھی شریک کرتا ہے جیسے نذر غیر اللہ کی ماننے والا قسم غیر اللہ کی کھانے والا نبی و لی کو غیب دان جاننے والا۔ اے مسلمانون یہہ بھی مشرکین کا ایک بڑا بھاری مغالطہ تھا کہ خدا کو ایک کہے خواہ کسی قسم کا شرک کرے وہ مشرک نہین ہے اسکا رد آپ لوگون نے ملاحظہ فرمایا۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ اس زمانہ کے بعض نام کے مسلمان اُس زمانہ کے مشرکین سے بڑھے ہوئے ہین اُس زمانہ کے مشرک شدائد مین اللہ کو پکارتے اسی کا وظیفہ رٹتے اللہ تعالے نے سورہ عنکبوت مین فرمایا ہے فاذا ركبوا في الفلك دعوا الله مخلصين له الدين فلما نجهم الى البر اذا هم يشركون یعنی جب وہ لوگ کشتیون مین سوار ہوتے تو اللہ کو خالص کر کے پکارتے جب اُن کو اللہ نجات دیتا خشکی مین اترتے تو پھر شرک کرتے اس زمانہ کے نام کے بعض مسلمان کشتیون مین خواجہ خضر و ادر دس و پیران پیر حضرت علی کو پکارتے ہین کوئی صلوۃ غوثیہ پڑھتا ہے الحاصل اس قسم کے لوگ بیشک مشرک ہین حضرت مولف مجہول نے اپنے دعوے پر کوئی دلیل نہین لکھی پھر بھی رد اُسکا کافی وافی ہوا **مولف مجہول فرماتے ہین** اس تقریر سے آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ مطلق ثبوت علم غیب انبیا کرام و اولیاء عظام کو جو جاہل شرک کہہ رہے ہین یہ اُن کی مطلق بے دینی حق پوشی کا فرمنشی بد مذہبی ہے کیونکہ وہ علم غیب جو بحیثیت ازلیت و ابدیت و دوامیت و قدمیت منزہ عن التغییر والزوال وسمات الحدوث والنقص والانقسام کے مخصوص ہے ذات باری تعالیٰ سے اُسکو کوئی اہل علم بلکہ ادنے ایماندار بھی کسی نبی و ولی کے لئے ثابت نہین کرسکتا الخ **جواب** اجی مولف مجہول پہلے یہہ تو خیال کیا ہوتا یہ بد زبانی کسکی علامت ہے اذا خاصم فجر مخبر صادق نے کسکے حق مین ارشاد فرمایا ہے کہو بموجب فرمان والا نبی کریم کے تم کون ٹھہرے۔

بحث نہین بحث تو اس غیب مین ہے جسکو بیضاوی نے نقل کیا ہے اور جسکی نسبت امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر مین فرماتے ہین تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۵ مین ہے (والثانی) وھو قول جمھور المفسرین ان الغیب ھو الذی یکون غائبا عن الحاسۃ ثم ھذا الغیب ینقسم الی ما علیہ دلیل والی ما لیس علیہ دلیل۔ یعنی جمہور مفسرین کا قول یہ ہے کہ غیب وہ ہے جو حاسہ سے غائب ہو اور اُسکے معلوم کرنے کیلئے کوئی دلیل اُسپر نہو۔ ایسی چیز کو بلا واسطہ کے معلوم کر لینا یہ کام عالم الغیب کے سوائے کسیکا نہین ہے یہ صفت خاص اللہ کے لئے ہے غیب اضافی سے یہان بحث نہین ہے شاہ صاحب نے غیب مطلق کو سب مخلوقات سے غائب بتایا ہے جیسے علم قیامت کے آنیکا وہ احکام الٰہی جو ہر روز مخلوقات مین جاری ہوئے ہین پھر شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ غیب جسکو مخلوقات نہین جانتی اس مین سے بھی اللہ بعض غیوب کو اپنے پیغمبر کو جسکو پسند کرتا ہے بتا دیتا ہے تاکہ وہ پیغمبر لوگون کو اس غیب بات کی خبر دے اس عبارت شاہ صاحب سے معلوم ہوا کہ اللہ جس رسول کو پسند کرتا ہے کل غیب نہین بتاتا بلکہ بعض پھر وہ بعض بھی ایسے ہوتے ہین جو مخلوقات کو پہونچائے جاتے ہین نہ دوسرے مراد اس سے وہی احکام شرعیہ ہین جنکو بذریعہ وحی اللہ نے اپنے رسول کو بتایا اور رسول نے اپنی امت کو معلوم نہین اس عبارت کو مولف مجہول نے کیون نقل کیا ہے یہہ عبارت شاہ صاحب کی تو اُنکے دعوے کے بالکل خلاف ہے اس عبارت نے تو اگلے پچھلے کل مبتدعین کی جڑین کاٹ ڈالین جو کل امور مغیبہ کے بتانے کو پکار رہے ہین ذرا وہ صاحب تشریف لاکر اس عبارت شاہ صاحب کو بڑے غور سے دیکھین یا ہم سے اِس عبارت کا مطلب پوچھ جائین **مجیب مجہول فرماتے ہین** باتفاق سارے نئے پُرانے وہابی مطلقاً علم غیب کو غیر کے لئے کفر و شرک ٹہرا رہے ہین جیساکہ اوپر کی تحریرون مین صاف صاف گذر چکا گنگوہی صاحب کا یہ فقرہ (قولہ علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے اِس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہین اسلئے قولہ

انشاء اللہ تعالی **جواب** اللہ تعالی نے مبتدعین کی عقلین سلب کر لی ہین مقصود علماء حقانی دہلی و دیوبند و گنگوہ کا یہہ ہے کہ رسول اللہ صلعم مستقل طور پر اور بالذات کسی غیب کی بات کو نہ جانتے تھے بلکہ اللہ تعالے کے بتانے سے بعض باتون کو معلوم کر لیتے تھے بذریعہ وحی کے اور جو چیز اللہ کی بتائی ٹہری وہ غیب مین داخل ہی نہین ہے مشتہر دہلوی صاحب نے اپنے اشتہار مین اسکی پوری تفصیل کر دی ہے اور یہی مقصود مولانا رشید احمد صاحب و علماء دیوبند کا ہے اور مولانا عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے کہین یہ تصریح نہین فرمائی کہ جمیع اشیاء کا تفصیلی علم آنسرور کو تھا جسجگہ آپ دوسرے مقام مین اون کی عبارت تحریر کرین گے وہان آپکی سوء فہمی ظاہر کر دی جائیگی علماء ربانی نے نہ تھوڑے شرک کو جائز رکھا نہ زیادہ کو آپ نے علماء ربانی کی تحریر کا مطلب نہین سمجہا **مجیب مجہول فرماتے ہین** تیسرا استثناء یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء ترجمہ جانتا ہے جو خلق کے روبرو ہے اور جو کچھ بیٹھ پیچھے ہے گہیر نہین سکتے اُسکے علم مین سے کچھ مگر جو وہ چاہے اس آیۃ شریفہ مین احاطہ علم الہی کا بیان ہے یعنی علم حق جملہ اشیاء کو جو بندون سے قبل ہین اور جو بعد ہین خواہ وہ امور دنیا سے ہون خواہ امور آخرت سے آسمانون سے ہون خواہ زمین سے اُنکے اندر مخفیات سے ہون یا اعمال سے مقدم ہون یا موخر ہون خیر ہون یا شر حاوی و محیط ہے **جواب** بہت ٹھیک ہے کہ اللہ کا علم محیط کل اشیاء کو ہے **مجیب مجہول فرماتے ہین** اسیواسطے مفسرین الا بما شاء کی تفسیر الا بما علم کے ساتھ کرتے ہین کما فی المدارک یا الا لما شاء ان یعلموہ و ان یطلع علیہ کے ساتھ کما فی روح البیان **جواب** مین پہلے لکھہ چکا ہون کہ اللہ تبارک تعالی نے مبتدعین کی عقلین سلب کر لی ہین قرآن شریف کے مطالب پر ظفریاب نہین ہو سکتے اس آیت کو علم غیب سے کوئی تعلق نہین اس آیت سے مشیت اللہ کی ثابت ہوتی ہے مطلب اسکا یہ ہے کہ اللہ کے بعض علم کو کوئی اسکی مخلوقات سے احاطہ نہین

کرسکتا مگر جو اللہ چاہے۔ یعنی اگر اللہ چاہے تو بعض معلومات کو احاطہ کرسکتے ہین اس سے مشیت اللہ کی ثابت ہوتی ہے جیسے اللہ تعالی نے سورہ اعلیٰ مین فرمایا سنقرئک فلا تنسی الا ماشاء اللہ یعنی ہم تجھکو قرآن پڑہائین گے پس تو نہ بھولیگا مگر وہ جو اللہ تعالی چاہے۔ کیون جناب یہان بھی لفظ ما کلہ ہے کیا حضرت صلعم معاذ اللہ سارا قرآن بھول جائین گے ایسی سمجھ پر پتھر پڑین حالانکہ وہان حرف استثنا کے پہلے من تبعیضیہ موجود ہے یہانپر تو من بھی نہین ہے اور سنئیے سورۂ ہود رکوع ۹ مین ہے خالدین فیہا مادامت السموات والارض الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید یعنی شقی لوگ ہمیشہ جہنم مین رہینگے جب تک آسمان اور زمین ہے یعنی اِن کی مدت دنیا تک مگر تیرا رب جب چاہے گا تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کیون جناب عالی شقی کافر جہنمی بھی جہنم سے ہمیشہ کے لئے نکالے جاسکتے ہین یا بعض مدت کے لئے۔ اے حضرت ایسی آیات سے فقط مشیت اللہ کی ثابت ہوتی ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے آیا ایسا کریگا بھی اس سے کچھ ثابت نہین ہوتا ہے اور تفسیر روح البیان کے مولف نے تو آپکے استدلال کو بالکل مٹا دیا من کو تبعیضیہ قرار دیا اور علم سے مراد معلوم لیا یعنی اللہ جس مخلوقات کو چاہتا ہے بعض معلومات کا علم عطا کرتا ہے اور تفسیر کبیر مین بھی امام فخر الدین رازی نے من علمہ کے من کو تبعیضیہ قرار دیا ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد دوم ص۳۴۳ تو اب انہین مفسرین کے قول سے استدلال آپکا باطل ہوا کیونکہ آپ نے کل اشیاء غائبہ کی اسپر تفریع کی ہے **مجیب مجہول فرماتے ہین** اس آیت شریفہ کو تامل سے دیکھنے کے بعد مقبولان حضرت باری کے لئے ثبوت علم غیب کا مسئلہ نہایت آسانی سے طے ہوجاتا ہے مگر معلوم نہین کہ نذیری اینڈ فقیری کمپنی اسکا کیا جواب دیگی **جواب** پہلے ہمنے آپکے مدعا کی جڑ کاٹ ڈالی معلوم نہین مشرکین مبتدعین کی جماعت اسکا کیا جواب دیگی ہان یہ تو فرمائے آیت شریفہ مین تو لا یحیطون موجود ہے جسکے ترجمہ مین آپ خلق کو مرجع ٹہرا چکے ہین۔ و تفسیر روح البیان ہین انبیاء کے بعد غیر ہم کا

لفظ بھی موجود ہے اور تفسیر خازن صفحہ ۱۹۱ مین ہے والمعنی ان احد الا یحیط بمعلومات اللہ تعالےٰ
لکھا ہے یعنی کوئی بھی اُسکے معلومات کا احاطہ نہین کر سکتا اب آپ نے مقبولان باریتعالیٰ
کی تخصیص کہان سے کری عموم آیت کا اپنی اٹکل سے تخصیص کر لینا یہہ بھی ایک
قسم کی تحریف ہوئی۔ ان مبتدعین کو دیکھو کہ تحریف کلام اللہ مین یہود کے بھی کان کترے
ہین پہلے ہمنے ثابت کر دیا کہ اس آیت سے مشیت ایزدی ثابت ہوتی ہے اِسکو کل علم کے
بتانے سے کچھہ علاقہ نہین نیز من تبعیضیہ موجود ہے **مولف مجہول فرماتے ہین**
یہان سے بخوبی واضح ہو گیا کہ حسب الحکم کلام اللہ یفسر بعضہ بعضاً کے جن آیات مین
مطلق نفی وارد ہے وہ مقید ساتھ قید استثنا یا اعلام اللہ یا اِسکی مثل لا یعلم من فی السموات
والارض الغیب الا اللہ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو **جواب** اگر
ہم تسلیم بھی کر لین تو مدعا آپکا پھر بھی حاصل نہین کیونکہ جو اللہ نے بتایا وہ غیب ہی نہ رہا
اِس کی تصریح سابق مین گزر چکی **مجیب مجہول فرماتے ہین** ثبوت علم غیب بندگان
خاص کے لئے اس آیت مین علم ہے اور محققین کے نزدیک تو یعلم ما بین ایدیھم
وما خلفھم کے مصداق اعلم الخلق حضرت سرور عالم صلعم ہین چنانچہ شیخ الکامل المحقق
حضرت مولانا اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مقدس تفسیر روح البیان مین تحریر فرماتے ہین
وفی تاویلات النجمیۃ یعلم محمد صلعم ما بین ایدیھم الی قولہ بلا نسکا **جواب** پہلے
گذر چکا کہ کل مخلوق کو یہ آیت شامل ہے بندگان خاص کی تخصیص یہ تحریف کلام الٰہی
ہے تفسیر روح البیان کو تفسیر مقدس بتانا یہ آپکی دیانت داری کا کام ہے یہ تو حال
کی تفسیر ہے اِسکے مولف نہ محدث ہین نہ فقیہ اپنی تفسیر مین اکثر صوفیہ کے اقوال کو جنکا
شرع سے کچھہ ثبوت نہین بھر دیا ہے اور مفسرین کا قاعدہ ہے کہ ہر قسم کے اور ہر مذاہب
کے اقوال نقل کرتے ہین امام رازی نے یومنون بالغیب کی تفسیر مین مہدی غایب
منتظر کا قول بھی نقل کیا ہے ایسے ہی تفسیر روح البیان مین قول تاویلات نجمیہ

نہین جانتا اور تو بہی اللہ کے علم سے ایک علم پر ہے اُسکو اللہ نے تجھکو بتایا ہے مین اُسکو نہین جانتا۔ اِس عبارت بخاری سے جسکو علامہ ابو سعود نے نقل کیا ہے کئی امر معلوم ہوئے اوّل یہ کہ حضرت خضر بھی بعض علوم نہ جانتے تھے جس سے سلب کلی ثابت ہوا دوم موسیٰ علیہ السلام باوجود پیغمبر اولی العزم ہونے کے کل غیوب پر مطلع نہ تھے سوم اسی عبارت علامہ سے ابطال دعوے مولف مجہول کا جو ایجاب کلی کا بہ نسبت انبیا و اولیا تھا ہو گیا واضح ہو کہ یہ حدیث جسکو علامہ ابو سعود نے نقل کیا ہے بخاری مطبوعہ احمدی جلد دوم صفحہ ۶۸۹ مین ہے فسلم علیہ موسی فکشف عن وجهه وقال هل بارضی من سلام من انت قال انا موسی قال موسی بنی اسرائیل قال نعم قال فما شانك قال جئت لتعلمنی مما علمت رشدا قال اما یکفیك ان التوراة بیدیك وان الوحی یاتیك یا موسیٰ ان لی علما لا ینبغی لك ان تعلمه وان لك علما لا ینبغی لی ان اعلمه فاخذ طائر بمنقاره من البحر وقال واللہ ما علمی وعلمك فی جنب علم اللہ الا کما اخذ هذا الطائر بمنقاره من البحر یعنی موسیٰؑ نے خضر پر سلام کیا خضر نے اپنا منہ کہولا اور کہا میری زمین مین کیا سلام ہے تو کون ہے موسے نے کہا مین موسے ہون خضر نے کہا موسی بنی اسرائیل کا کہا ہان خضر نے کہا تیرا کیا حال ہے یعنی تو کیون آیا ہے موسیٰ نے کہا مین اسلئے آیا ہون کہ تو مجھکو اپنے علم سے کچھ سکھائے خضر نے کہا اے موسے کیا تجھکو کافی نہین کہ توراۃ تیرے ہاتھ مین ہے اور وحی تیرے پاس آتی ہے اے موسے میرے لئے ایک خاص علم ہے کہ وہ تجھکو لایق نہین کہ تو اُسکو جانے اور تیرے لئے ایک علم ہے کہ مجھکو لائق نہین کہ مین اُسکو معلوم کرون ایک جانور نے اپنی چونچ مین دریا سے کچھ پانی لیا خضر نے کہا اللہ کی قسم میرا اور تیرا علم اللہ کے علم کے مقابلہ مین ایسا ہے جیسا اِس جانور نے اپنی چونچ مین پانی لیا ہے۔ اِس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام غیب دان نہ تھے اگر غیب دان ہوتے تو حضرت موسیٰ کو پہلے ہی معلوم کر لیتے سوال من انت کرنیکی حاجت نہ ہوتی

اور پہر خود ہی اقرار کیا کہ میرا اور تیرا علم اللہ کے علم کے مقابلہ مین محض ناچیز ایک قطرہ کے ہی ایس
قصہ حضرت خضر سے تو مجیب کا رد نکلتا ہے کہ حضرات انبیا وہی بات جانتے تھے جو اللہ
انکو بتاتا تھا اور مفسرین نے بہی یہی لکہا ہے اور قرآن مین جسکو ہم لوگ کلام ربانی مانتے
ہین یہی ہے البتہ کلام اللہ کو وہ لوگ نہین مانتے جو اُسکی تحریف کرتے ہین مثل یہود کے معنی بدلتے
ہین **مجیب مجہول فرماتے ہین** لے آئے اب آپکو وہ دکھائین جسکو آپکی آنکھین دیکھہ نہ
سکین اور وہ سنائین جسکو سنکر آپکی زندگی وبال ہوجائے اور وہ مقدس آیت یہہ ہے
وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا
اب تفسیر ملاحظہ ہو الی قولہ روح البیان **جواب** کیون جناب آپ نے اس آیت کا ترجمہ
کیون نہ نقل کیا چونکہ ترجمہ سے ساری قلعی آپکی کہل جاتی تہی اسواسطے یہان آپ نے ترجمہ
سے اعراض کیا اے مسلمانو ذرا غور سے پہلے اس آیت کی تحقیق سنو کہ اسکو علم غیب سے کوئی تعلق نہین ہے ترجمہ اسکا یہ ہے
اسیطرح سے کیا ہمنے تمکو امت عدل تاکہ تم لوگون پر گواہ ہو اور رسول تمہارے پر گواہ ہو۔
اس مین قیامت کا حال ہے جیسے اللہ تعالی نے سورہ نسا مین فرمایا ہے فکیف اذا جئنا
من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا یعنی پس کیا حال ہوگا جسوقت ہر امت
سے ہم ایک گواہ انپر لائین گے اور ان سب پر تجہکو گواہ لائین گے۔ اور سورہ نحل رکوع ۱۲
مین ہے وجئنا بک شہیدا علی ہؤلاء امام بغوی تفسیر معالم التنزیل مین فرماتے ہین معالم
مطبوعہ بمبئی صـ۵۴ مین ہے لتکونوا شہداء علی الناس یوم القیامۃ ان الرسل قد بلغتہم
یعنی قیامت کے دن تم لوگون پر گواہ ہوگے کہ رسولون نے اپنی امت کو پہونچایا ہے
بخاری مطبوعہ احمدی جلد دوم صـ۶۴۵ مین ہے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول
اللہ صلعم یدعی نوح یوم القیامۃ فیقول لبیک وسعدیک یارب فیقول ہل
بلغت فیقول نعم فیقال لامتہ ہل بلغکم فیقولون ما اتانا من نذیر فیقول من
یشہد لک فیقول محمد وامتہ فتشہدون انہ قد بلغ ویکون الرسول علیکم

شهیدا فذلک قوله جل ذکره وکذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم
شهیدا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا قیامت کیدن نوح بلایا جائیگا
پس کہیگا میں حاضر ہوں اے رب پس فرمائیگا کیا تونے اپنی امت کو پہونچایا پس کہیگا ہاں اے رب انکی امت سے
پوچھا جائیگا کیا تمکو نوح نے پہونچایا وہ کہینگے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا یعنی پیغمبر نہیں آیا اللہ فرمائیگا کہ اے
نوح کون تیرے پہونچانیکی گواہی دیگا نوح کہینگے محمد صلعم اور آپکی امت تملوگ گواہی دوگے کہ بیشک نوح نے
پہونچایا اور تمہارے پر تمہارا رسول گواہی دیگا یہی معنی اللہ کے قول کے ہیں تمکو اللہ نے امت عدل بنایا تاکہ تم
لوگوں پر گواہ ہو اور تمہارے پر رسول تمہارا گواہ ہو اس حدیث وعبارت معالم سے معلوم ہوا کہ قیامت کیدن یہ امت
اور امتوں پر گواہ ہوگی کہ بیشک انکے نبیوں نے انکو پہونچایا ہے اور رسول اللہ صلعم اپنی امت کا تزکیہ فرمائینگے کہ یہ
امت میری اچھی او نیک ہے معالم میں ہے ثم یوتی بمحمد صلعم فیسأل عن حال امته فیزکیهم ویشهد بصدقهم یعنی
پھر محمد صلعم لائے جائینگے اُنسے انکی امت کا حال پوچھا جائیگا انکا آپ تزکیہ کرینگے کہ یہ امت میری عادل ہے اور انکے
سچے ہونیکی گواہی دینگے اے ناظرین باتمکین آپ خیال فرمائیں اس آیت کو علم غیب سے کیا علاقہ کیا تعلق مطلب اس
آیت کا اسیقدر ہے اب مجیب مجہول کی تحریف کا جواب ملاحظہ ہو پہلے مولف مجہول نے عبارت تفسیر روح البیان کی
نقل کی ہے دو جگہ کی عبارت کو ایسی طرح سے نقل کیا ہے کہ وہ ایک معلوم ہوتی ہے پہلی عبارت یہ ہے ان قلت
ان الشاهد اذا اضر بشهادته عدیت الشهادة بکلمة علی واذا نفع بها تعدی باللام فیقال شهد
له والرسول علیه السلام لما زکی امته وعدلهم بشهادته انتفعوا بها فالظاهر ان یقال ویکون
الرسول لکم شهیدا بخلاف شهادة الامة علی الناس فانها شهادة علیهم حیث استضروا بها فکلمة علی
فیها واقعة فی موضعها قلت هذا مبنی علی تضمین الشهید معنی الرقیب المطلع فعدی تعدیته والوجه
فی اعتبار تضمین الشهید الاشارة الی ان التعدیل والتزکیة انما یکون عن خبرة ومراقبة بحال
الشاهد فاذا شاهد منه الرشد والصلاح عدله وزکاه واثنی علیه والا یسکت عنه تفسیر
روح البیان جلد اول صفحہ ۲۲۹ حاصل مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ شاہد کی شہادت سے جب ضرر ہو تو شہادت کا صلہ علی
سے آتا ہے اور اگر اسکی شہادت مشہود لہ کو نفع پہونچائے تو صلہ اسکا لام سے آتا ہے تو بنا بر اس قاعدہ کے یکون الرسول
شهیدا لکم چاہئے تھا جواب اسکا یہ دیا ہے کہ یہاں پر شہادۃ متضمن معنی رقیب کو ہے یعنی قیامت کیدن رسول تمپر
نگہبان ہونگے اور شاہد جب مشہود لہ کے حال سے واقف ہوتا ہے اور اسکی عدالت وصلاحیت پر مطلع ہوتا ہے تو
اسکی گواہی دیتا ہے اور اسپر تعریف کرتا ہے نہیں تو اسکے حال سے خاموش رہتا ہے تو چونکہ رسول اللہ صلعم اپنی امت
کے حال سے واقف ہونگے اسلئے آپ انکی گواہی دینگے اس عبارت کو علم غیب سے کوئی علاقہ نہیں اسکے بعد کی عبارت
ومعنی شهادة الرسول علیهم اطلاعه علی رتبة کل متدین الخ اس عبارت کے پہلے قال بعض ارباب الحقیقة ہے اسکو مولف
صاحب نے چھوڑ دیا ہے یہ بعض ارباب حقیقت معلوم نہیں کون ہیں ایسے مجہول کی بات اول تو حجت نہیں

پھر اُسنے یہہ بہی کہا ہے کہ آپ قیامت کیدن نور حق سے حال اُنکا معلوم کرینگے یہ معجزہ آپکا ہوگا اِس عبارت سے کوئی واسطہ علم غیب کو نہین ہے ایسے ہی جو عبارت آپنے شاہ صاحب کی نقل کی ہے اُسمین بہی قطع برید کیا ہے ناظرین تفسیر عزیزی مطبوعہ مطبع بمبئی سنہ ۱۲۹۶ کو ملاحظہ فرمائین جو عبارت آپنے پہلے نقل کی ہے اُسکے آگے کی عبارت یہ ہے لہذا شہادۃ او در دنیا بحکم شرع درحق امت مقبول و واجب العمل ست و انچہ او از فضائل و مناقب حاضران زمان خود مثل صحابہ و ازواج و اہل بیت یا غائبان از زمان خود مثل اویس و صلہ و مہدی و مقتول دجال یا از معایب و مثالب حاضران و غائبان می فرماید اعتقاد بران واجب است و ازین است کہ در روایات آمدہ کہ ہر نبی را بر اعمال ایشان خود مطلع می سازند کہ فلانے امروز چنین میکند و فلان چنان تا روز قیامت ادائے شہادت تواند کرد ۔ اِس عبارت شاہ صاحب کے جسکو مولف صاحب نے ترک کر دیا معلوم ہوا کہ دنیا مین جب آپ موجود تہے آپ اپنی امت کے کل احوال سے واقف تہے اور دنیا مین آپکی شہادۃ بحکم شرع امت پر مقبول تہی لہذا آخرت مین بہی ہوگی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ نبی خود کیسے حال سے بعد موت واقف نہین ہو سکتے بلکہ فرشتے مقرر ہین وہ واقف کرتے رہتے ہین اور اسکے بعد جو آپنے عبارت شاہ صاحب کی نقل کی ہے اُس سے بہی کوئی مدعا آپکا نہین نکلتا اُس عبارت مین یہ لفظ موجود ہین ظاہر است کہ اگر امت راست گو و معتدل نباشد و اظہار واہی نکند و ناقص را ناقص و کامل را کامل وانہ نماید پیغمبر کہ معصوم است چہ قسم مطابق مقولہ آنہا و تصدیق دعوے آنہا گواہی دہد یہ عبارت جو جواب کی تہی اُسمین اور سوال مین آپنے خلط کر دیا (جواب این بحث آن ست) اِس عبارت کو بالکل بیچ سے حذف کر دیا تاکہ یہ نہ معلوم ہو کہ پہلے سوال کا شاہ صاحب نے جواب دیا ہے جواب شاہ صاحب کے صاف ظاہر ہے کہ امت حضرت صلعم کی راست گو و عادل ہے اُسنے حضرت صلعم پر اپنا حال ظاہر کیا موافق انہین کے آپنے گواہی دی خود آپنے بذریعہ غیب کے معلوم نہین کیا پہر اسکے بعد آپنے ایک ٹکڑا عبارت شاہ صاحب کا نقل کیا ہے اُسمین بہی تحریف کی ہے اُسکے بعد کی عبارت کو ترک کر دیا ہے بعد کی عبارت یہ ہے چنانچہ واللہ علی کل شئ شہید و در مقولہ حضرت عیسے کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم و انت علی کل شئ شہید و چون این نگہبانی و اطلاع طریق تحمل شہادۃ است و تحمل شہادۃ برای ادای شہادت میباشد در احادیث این شہادت را بگواہی روز قیامت تفسیر فرمودہ اند ۔ اِس عبارت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم حیاتی دنیا مین اونپر شہید و رقیب و نگہبان و مطلع تہے جیسے حضرت عیسے اپنی امت پر ورنہ تشبیہ سے کیا فائدہ ناظرین اگر اس بحث کو کامل طور سے ملاحظہ فرمانا چاہین تو تفسیر عزیزی کو ملاحظہ فرمائین غرض رقیب نگہبان اور مطلع آپ دنیا مین تہے جب آپکا انتقال ہو گیا تو اللہ نگہبان تہا حاصل کلام کا یہ ہے کہ مولف مجہول نے تفسیر عزیزی کا مطلب ہی نہین سمجہا آپ پر کیا منحصر ہے جتنے مبتدعین مشرکین ہین سبکا یہی احوال ہے یہ مطلب فہمی تو اللہ نے حصہ مین سنت و جماعت کے رکہی ہے نذیریون و رشیدیون پر جو آپنے طعن کی ہین اب

دیکھئے یہ سب طعن اُلٹے آپ پر ہی لوٹ پڑے مولانا رشید احمد و علماء دیوبند تو حنفیون کے سرگردہ ہین معلوم نہین آپکا کیا مذہب ہے جو آپ اُنکو بھی بُرا کہتے ہین مولف مجہول حنبلی صاحب فرماتے ہین دوسری آیت وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ترجمہ اور اللہ نے اوتاری تجھپر کتاب اور نہ کی بات اور تجھکو سکھایا جو تو نہین جانتا تھا اور اللہ کا فضل تجھپر بہت بڑا ہے آیہ پاک کمال وضاحت کیساتھ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے علام الغیوب ہونے پر دلالت کر رہی ہے اسلئے کہ جملہ مبارکہ علمک مالم تکن تعلم جسکا ترجمہ یہ ہے سکھایا آپکو جو آپ نہین جانتے تھے جملہ غیوب کو حاوی ہے کیونکہ نہ جاننے مین جمیع غیوب داخل ہین پھر جو چیزین معلوم نہ تھین سب سکھائین تو بخدیہ واسمٰعیلیہ رشیدیہ فقیریہ ونذیریہ والا کوئی بھی غیب باقی رہا اتنا تو ابجد خوان بھی جانتا ہے کہ کلمہ ما کا الفاظ عموم سے ہے بس شامل ہوگا ہر چیز کو جو مدلول اُسکا ہے **جواب** اس آیہ شریفہ کا جواب دو طرح پر دیا جاتا ہے اول الزامی دوم تحقیقی اللہ تعالی نے سورۃ الانعام رکوع ۱۱ مین یہود کے حق مین فرمایا ہے وعلمتم مالم تعلموا انتم ولا آباءکم ترجمہ اور سکھائے گئے تم اُسکو جسکو نہین جانتے تھے تم اور تمہارے باپ اس آیہ شریفہ مین بھی وہی ما کا لفظ ہے جو کلمات عموم سے ہے تو بنا بر آپکے قاعدہ کے یہود بھی غیب دان ٹہیرے کیونکہ ما جملہ غیوب کو حاوی ہے جو آپ اسکا جواب دینگے وہی ہمارا جواب ہے آیت دوسری سورۃ العلق مین اللہ نے فرمایا علم الانسان مالم یعلم یعنی اللہ نے انسان کو سکھایا جسکو وہ نہین جانتا تھا۔ یہان بھی لفظ ما کا عام ہے تو اب جسقدر آدمی ہین سب غیب دان ٹہرے دیکھین اب بدایونی و بریلوی و دہلوی و لکھنوی اسکا کیا جواب دیتے ہین آب ناظرین باتمکین کے لئے ہم جواب تحقیقی اسکا بھی لکھتے ہین وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم یعنی اللہ تعالے نے آپ پر کتاب کو نازل کیا اور حکمت کو سکھایا اور جو بات آپ کو معلوم نہ

تھی وہ آپکو سکھا دی یعنی احکام حدود وغیرہ جو آپ نہین جانتے تھے وہ آپ کو سکھا دئے۔ اسیواسطے تفسیر عباسی مین لکھا ہے من الاحکام والحدود اور حافظ ابن کثیر نے اِس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے وعلمک مالم تکن تعلم ای قبل نزول ذلک علیک کقولہ وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا ماکنت تدری ما الکتاب الی آخر السورۃ وقال تعالی وما کنت ترجوا ان یلقی الیک الکتاب الا رحمۃ من ربک ولھذا قال وکان فضل اللہ علیک عظیما تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۳ یعنی تجھکو سکھلایا اُسکو جسکو تو نہین جانتا تھا پہلے نازل ہونے اِس قرآن کے تجھپر جیسا کہ اللہ نے فرمایا ایسے ہی بھیجی تیری طرف وحی کی قرآن کو اپنے امر سے تو نہین جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے آخر سورۃ تک اور اللہ نے فرمایا تو امید نہین رکھتا تھا کہ تیرے پر کتاب نازل کی جائے مگر یہ اللہ کی رحمت ہے اسیواسطے اللہ نے فرمایا تیرے پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین اِس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین قال القفال رحمہ اللہ ھذہ الایۃ تحتمل وجھین (احدھما) ان یکون المراد ما یتعلق بالدین کما قال ماکنت تدری ما الکتاب ولا الایمان وعلے ھذا الوجہ تقدیر الایۃ انزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ واطلعک علی اسرارھما واوقفک علی حقائقھما مع انک ماکنت قبل ذلک عالما بشی منھما فکذلک یفعل بک فی مستانف ایامک لا یقدر احد من المنافقین علی اضلالک وازلالک (الوجہ الثانی) ان یکون المراد وعلمک مالم تکن تعلم من اخبار الاولین فکذلک یعلمک من حیل المنافقین ووجوہ کیدھم تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد ثالث صفحہ ۲۵۹ یعنی قفال نے کہا کہ یہہ آیت دو وجہون کو محتمل ہے ایک یہہ کہ مراد اِس سے دین کے متعلق ہو جیسا کہ اللہ نے فرمایا تو نہین جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور کیا ہے ایمان اِسوجہ پر آیت کی تقدیر یون ہوگی اللہ نے تیرے پر کتاب کو نازل کیا اور حکمت کو اور تجھکو اِن دونون کے اسرار

پر مطلع کیا اور اِنکے حقائق پر واقف کیا تو پہلے اِسکے کسی شئے کو نہین جانتا تھا اور ایسے
ہی آیندہ زمانہ مین تیرے ساتھ کریگا کہ کوئی منافقین سے تیرے گمراہ کرنے اور بہکانے
پر قادر نہوگا وجہ دوسری یہ کہ مراد آیت سے یہ ہے کہ تجھکو اخبار اولین پر مطلع کیا
ایسے ہی تجھکو منافقین کے حیلے اور مکر بتلائیگا عبارت تفسیر ابن کثیر و تفسیر کبیر سے
معلوم ہوا کہ اِس آیت سے مراد یہ ہے کہ احکام قرآن و سنت کے جو تجھکو معلوم نہ تھے
اللہ نے سکھائے جیسا کہ لفظ علم کا اِسپر دلالت کرتا ہے اِس آیت سے غیب کو کچھ
علاقہ نہین بعد نازل ہونے اِس آیت کے بہت واقعہ پر آپکو اطلاع نہ تھی اُسکے لئے قرآن
نازل ہوا از آنجملہ منافقون نے جو عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی تہی سورۂ نور مین اُنکی
برأت نازل ہوئی حالانکہ سورۂ نور بعد سورۂ نساء کے نازل ہوئی ہے۔ ایسے ہی
ربیع کے یہان جو شادی مین آپ گئے وہان آپ نے فرمایا کہ سوای اللہ کے اور کوئی غیب
نہین جانتا۔ اِس سورہ کے بعد بہت سے واقعات پیش آئے جسکے بعد قرآن نازل ہوا۔
کیون جناب آپ نے اصول کی کوئی کتاب ملاحظہ فرمائی ہے یا نہین کلمہ ما مین کتنے مذہب
ہین اور نہین تو نور الانوار کو ہی دیکھ جائے۔ کلمہ ما کا عام طور پر عموم کے لئے نہین ہے
بلکہ قرینہ بہی چاہئے اب آپ نے جو تفسیر کی عبارت نقل کی ہے اُسکا جواب ملاحظہ ہو پہلی
عبارت تفسیر روح البیان کی ہے اُس مین لفظ من الغیب من تبعیضیہ موجود ہے
یعنی بعض غیب کی باتین اُس مین کل کا لفظ نہین یہ عبارت ہمارے موید ہے نہ
مولف کے دوسری عبارت تفسیر خازن کی اُس مین بہی مولف صاحب نے دہوکا
دیا پوری عبارت نہین نقل کی ہے پوری عبارت تفسیر خازن کی یہ ہے چنانچہ
خازن مطبوعہ مصر صفحہ ٤٠٣ مین ہے وعلمك مالم تكن تعلم يعنى من احكام الشرع و
امور الدين وقيل علمك من علم الغيب مالم تكن تعلم وقيل معناه وعلمك من
خفيات الامور واطلعك على ضمائر القلوب وعلمك من احوال المنافقين

دکیہ مالم تکن تعلم یعنی تجھکو سکھایا اُسکو جسکو تو نہین جانتا تھا احکام شرع اور امور
دین سے کہا گیا ہے کہ تجھکو بعض علم غیب سے جسکو تو نہین جانتا تھا سکھایا اور کہا گیا
ہے کہ تجھکو پوشیدہ امر بتائے اور دلون کے بھید پر مطلع کیا اور احوال منافقین
کے اور اُنکے مکر بتائے۔ پوری کامل عبارت سے ناظرین سمجھہ جائینگے کہ اصل
قول اِس آیت کی تفسیر مین یہی ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلعم کو احکام شرع
اور امور دین کے جسکو آپ نہین جانتے تھے بتائے۔ باقی قیل کرکے جسکا قائل معلوم
نہین دو قول مولف نے نقل کئے جن کی دلالت ضعف پر ہے۔ حضرت مولف مجہول
کو یہہ بہی معلوم نہین کہ تفسیر معروف بخازن ہے نہ ابن خازن اور تفسیر بحر الحقائق
کوئی مشہور تفسیر نہین اور نہ مولف اُسکا محقق ہے فن حدیث وتفسیر کا لہذا اُسکا
قول مجرد عن الدلیل حجت نہین ہے اور ناسخ منسوخ کا جو آپ نے جہگڑا ابیق کیا ہے
الحمد للہ کہ اس آیت مین سرے سے معارضہ ہی نہین کوئی آیت ایسی نہین ہے جسمین
نص ایہہ ہو کہ اللہ نے رسول اللہ صلعم کو جمیع غیوب پر مطلع کیا ہو اور نہ یہ ہے کہ بلا
واسطہ آپ کوئی بات غیب کی معلوم کرسکتے ہون بخلاف آیات نفی علم غیب کے
کہ اُن مین بطور نص کے بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلعم علم غیب نہین جانتے
تھے جبکہ ہم آیات کے جواب سے فارغ ہوئے تو اب اُن احادیث کا جواب ہدیہ
ناظرین کرتے ہین جنکو مولف مجہول نے نافہمی سے پیش کیا ہے وباللہ التوفیق

جواب احادیث

مولف مجہول فرماتے ہین اب چند احادیث صحیحہ بہی دیکہہ لیجئے عن حذیفۃ رض
قال قام فینا رسول اللہ صلعم مقاما ما ترک شیا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام
الساعۃ الاحدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ حضرت حذیفہ رض فرماتے
ہین ہم مین رسول اللہ صلعم کہڑے ہوئے نہین چہوڑی اِس مقام مین جو ہوگی

قیامت تک کوئی چیز مگر سب بیان کر دی جس نے یاد رکھا یاد رکھا جس نے بہلا دیا بہلا دیا بخاری و مسلم دیکھو یہ صحیح ترین حدیث جمیع جزیات کو قیامت تک شامل ہے لفظ ما کے عموم سے جواب مولف نے پوری حدیث نقل نہین کی اگر پوری حدیث نقل کرتے تو مطلب اسکا واضح ہوجاتا کہ مراد اس سے وہ اشیاء ہین جو متعلق فتن ہین ہم پہلے پوری حدیث نقل کرتے ہین صحیح مسلم مطبوعہ افضل المطابع جلد دوم کے صفحہ ٣٩٠ مین ہے۔ قد علمہ اصحابی ہولاء وانہ لیکون منہ الشی قد نسیتہ فاراہ فاذکرہ کما یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا راٰہ عرفہ یہ ٹکڑا اس حدیث حذیفہ کا ہے جسکو مولف نے چھوڑ دیا ہے یہ (نسیہ من نسیہ) کے بعد کا ہے مطلب اسکا یہ ہے اور بیشک ان اشیاء سے جنکو آپ نے فرمایا تھا بعض شئ ہوتی ہے اور مین اسکو بھول گیا تھا تو یاد کر لیتا ہون جیسے کہ آدمی خیال کرتا ہے اس آدمی کے منہ کو دیکھکر جو اس سے غائب ہوگیا ہو پھر جب اسکو دیکھ لیتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔ اس ٹکڑے حدیث سے معلوم ہوگیا کہ اشیاء مخصوصہ جو قیامت تک ہونے والی تھی آپ نے انکو بتایا تھا اگر کل اشیاء کا علم آپ بتا جاتے تو جسقدر اشیاء واقع ہوتین سبکا علم حذیفہ کو لگاتار برابر ہوتا یہ حذیفہ رضہ نہ فرماتے کہ بعض وہ شئے جب واقع ہوتی ہے اسکو مین معلوم کر لیتا ہون جسکو اللہ نے ذرا بھی عقل دی ہے وہ اس بات کو معلوم کر سکتا ہے اور حذیفہ کی دوسری روایت مین جو مفصل ہے اور مسلم کے اسی صفحہ مین ہے ان اشیاء کی تصریح بھی آچکی ہے قال حذیفۃ بن الیمان واللہ انی لاعلم الناس بکل فتنۃ ھی کائنۃ فیما بینی و بین الساعۃ الخ یعنی حذیفہ بن یمان نے فرمایا کہ اللہ کی قسم مین سب لوگون سے زیادہ جاننے والا ہون ہر فتنہ کو جو قیامت تک ہونے والے ہین آخر حدیث تک اور ابوداؤد مطبوعہ مصر جلد ثانی کے صفحہ ١٣١ مین ہے قال قال حذیفۃ بن الیمان واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلعم من قائد

فتنة الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معه ثلاثمایة فصاعدا الا قد سماه لنا باسمه واسم ابیه واسم قبیلته یعنی حذیفہ بن یمان نے فرمایا کہ اللہ کی قسم مین نہین جانتا کہ میرے ساتھی لوگ بھول گئے یا تکلف سے اپنے کو بھولا ہوا بنا لیا اللہ کی قسم نہین چھوڑا رسول اللہ صلعم نے کسی سردار فتنہ کو قیامت تک تعداد اُن کی تین سو سے کچھہ اوپر ہوتی ہے مگر حضرت صلعم نے اُسکا نام اور اُسکے باپ کا نام اور اُسکے قبیلہ کا نام فرما دیا اِن حدیثون سے معلوم ہوا کہ مراد پہلی روایت سے جسکو مولف نے نقل کیا ہے یہی فتنہ کے لوگون کا حال ہے اور یہہ قاعدہ پہلے آپ اپنے رسالہ کے صـ۱۱ مین تسلیم بہی کر چکے ہین کلام اللہ یفسر بعضہ بعضًا ایسے ہی احادیث رسول اللہ صلعم تفسر بعضہا بعضًا یعنی حضرت صلعم کی احادیث بھی بعض کی بعض تفسیر کرتی ہین تو اِسی قاعدہ سے حذیفہ کی دوسری حدیثون سے صاف معلوم ہو گیا کہ قیامت تک جسقدر فتنے اور قائد فتنہ تہے سبکی آپ نے خبر دیا آپکے معتبر محقق علامہ ملا علی قاری مرقاۃ مین اِس حدیث کی شرح مین یون فرماتے ہین مرقاۃ مطبوعہ مصر جلد خامس کے صـ۱۲ مین ہے عن حذیفة قال قام ای خطیبا او واعظا ای فیما بیننا او لاجل ان یعظنا ویخبرنا بما سیظہر من الفتن لنکون علے حذر منہا فی کل الزمن الخ قولہ الی قیام الساعة غایة لیکون والمعنے قام مقاما ما ترک شیأ یحدث فیه وینبغی ان تخبر بما یظہر من الفتن من ذلک الوقت الی قیام الساعة الا حدث ای بذلک الشی الکائن مطلب اِسکا یہہ ہے رسول اللہ صلعم اِسلئے کہڑے ہوئے کہ ہمکو نصیحت کی باتین سنائین اور جتنے فتنے ہونے والے تہے سبکی خبر دین تاکہ ہر زمانہ مین ہم لوگ اُس سے بچین اور اُس اپنے مقام مین جسقدر فتنے قیامت تک ہونے والے تہے سبکی خبر دیا۔ دیکھئے جناب بڑے محقق حنفیہ نے آپکے استدلال کو کیسے باطل کر دیا اور واقعی جو معنی حدیث کے تہے اُن کو بیان کرکے آپکی قلعی کھول دی ملا علی قاری پر کیا منحصر ہے جسقدر شراح حدیث ہین سبنے یہی معنی سمجھے ہین جب پہلی حدیث کے جواب سے فراغت ہو چکی تو دوسری

روایت کا جواب دیا جاتا ہے **مولف مجہول فرماتے ہین** عن عمرؓ قال قام فینا رسول اللہ صلعم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ الخ عمر فاروق رضؓ فرماتے ہین ہم مین رسول اکرم صلعم کہڑے ہوے ایک مقام پر پہر آپ نے ہم کو دنیا کی پیدایش سے لیکر جنتیون کے جنت مین اور دوزخیون کے دوزخ مین داخل ہونے تک سبکی خبر دیدی جس نے یاد رکھا یاد رکھا اور جو بھول گیا بھول گیا الخ **جواب** اس حدیث سے یہ کیسے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم جمیع جزیات کے حال سے ہمیشہ آگاہ تہے اور آپ کو ہر ہر جزیکا علم عطا کیا گیا ہے اس حدیث کا مطلب تو یہ ہے کہ آپ نے ابتدار خلق کی خبر دی اور انتہا کی محقق حنفیہ ملا علی قاری اسکی شرح مین فرماتے ہین مرقاۃ جلد خامس صـ۳۲۷ مین ہے ای فبین المبداء والمعاد وتوضیحہ انہ صلعم بین احوال الامم کلھم الی وقت دخول الجنۃ وعین احوال امتہ مما یجری علیھم من الخیر والشر الی ان یدخل اھل الجنۃ منھم الجنۃ واھل النار النار یعنی آپنے شروع خلقت اور آخرت کا احوال بیان فرمایا وضاحت اسکی یہ ہے کہ حضرت صلعم نے کل امتون کا حال بیان فرمایا داخل جنت ہونے تک اور اپنی امت کا حال فرمایا جو اُسپر خیر و شر گذرنے والا ہے یہانتک کہ بعض اُنکا جنت مین داخل ہوگا بعض نار مین اس محقق کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ پہلی امتون کے حال اور اپنی امت کا حضرت صلعم نے مبدار اور معاد کا ارشاد فرمایا نہ ہر ہر جز یکا چنانچہ اور حدیثین جن مین مبداء ومعاد کا ذکر آیا ہے اُنسے یہہ بات بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔

بخاری جلد اول صـ۴۵۳ مین ہے قالوا جئناک نسئلک عن ھذا الامر قال کان اللہ ولم یکن شی غیرہ وکان عرشہ علی الماء وکتب فی الذکر کل شی وخلق السموات والارض یعنی اہل یمن نے کہا کہ ہم لوگ آپکی خدمت مین اس غرض سے آئے ہین کہ اس امر یعنی بدء الخلق سے سوال کرین حضرت صلعم نے فرمایا کہ پہلے فقط اللہ ہی تھا کوئی شی

نہہی عرش اللہ کا پانی پر تھا اللہ نے لوح محفوظ پر ہر شے کو لکھا آسمانون اور زمینون کو پیدا کیا۔ خیال فرمائے حضرت صلعم نے مجمل طور سے آسمانون و زمینون کی پیدائیش کا مجموعی حالت سے ذکر کیا ایسے ہی مجمل طور سے لوح محفوظ کا ذکر فرمایا کسی شے کی تفصیل ہنین کی اور مشکوٰۃ مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۴۹۶ مین ہے عن عائشۃ عن رسول اللہ صلعم قال خلقت الملائکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لکم رواہ مسلم عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور جن شعلۂ آگ سے آدم اُس سے بنایا گیا جسکا وصف قرآن مین آچکا ہے یعنی مٹی سے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرشتون اور جنون اور آدمیونکی مجموعی حالت کو بیان فرمایا ہے جو اِسکے خلاف کا مدعی ہے وہ حدیث صحیح سے دکھلادے کہ رسول اللہ صلعم نے ہر ہر جز کا بیان فرمایا ہے اور جو طیبی کی عبارت آپنے نقل کی ہے اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ جمیع مخلوقات کے حال سے من حیث مجموع آپنے خبر دی اور شیخ عبدالحق صاحب نے بھی یہی فرمایا کہ مبدا و معاد سے آپ نے خبر دی آپ جو عبارت نقل کرتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ ہمارے مدعا سے اِسکو کیا علاقہ اس سے تو ہماری اور تائید نکلتی ہے ہان یہ تو ارشاد ہو کہ رسول اللہ صلعم نے جن لوگون کو خبر دیا پھر وہ بھی تو حسب زعم آپکے غیب دان ٹھیرے ایسے ہی اُنھون نے تابعین کو خبر دیا علیٰ ہذا صحابہ تابعین نیچے درجہ تک پھر آپ کل صحابہ تابعین حتے کہ ہم لوگون کو بھی غیب دان فرمائی پھر رسول اللہ صلعم اور صحابہ تابعین مین اس مسٔلے مین کیا فرق رہا ناظرین یہ مبتدعین مشرکین کا فہم حدیث ہے کہ خاتم النبین صلعم اور سب لوگون کو برابر کردیتے ہین **مولف مجہول فرماتے ہین** ۳ عن عمرو بن اخطب قال خطبنا النبی صلعم بعد الفجر الی الظہر ومنہ الی العصر ومنہ الی المغرب قال فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیامۃ فاعلمنا احفظنا ۔ حضرت عمرو بن اخطب رضہ فرماتے ہین کہ نبی کریم صلعم نے خطبہ

پڑھا صبح سے مغرب تک اور درمیان کی نمازین اُس مین ہو گئیں پس ہمکو خبردار کر دیا اُسپر جو کچھ ہوا اور قیامت تک ہوگا پس ہم سے بڑے حافظے والا بڑے علم والا ہے

جواب آپ نے مسلم کا حوالہ دیا ہے جن لفظون سے آپ نے اِس حدیث کو نقل کیا ہے ذرا مسلم مین دکہلا تو دیجیئے حضرت مولف مجہول کی ذرا استعداد علمی کا ناظرین ملاحظہ فرمائین احفظنا اعلمنا کا ترجمہ آپ نے بڑے حافظہ والا کیا ہے ایسی سمجھہ پر اور اِسی استعداد پر اہل حق کا مقابلہ میان استعداد علمی نہ تہی تو مظاہر الحق سے ترجمہ دیکہہ لیا ہوتا کہ حضرت صلعم نے ہمکو یاد کرا دیا اور بتا دیا انکو کچھ تو شاگردی کا احسان مانوگے۔ اب ذرا جواب ملاحظہ ہو۔ آپ اِس قاعدہ کو تسلیم کر چکے ہین کہ بعض آیت بعض کی تفسیر کرتی ہے ایسے ہی بعض حدیث بعض کی تفسیر کرتی ہے عمرو بن اخطب و حذیفہ کی حدیث ایک ہی ہے ترمذی صـ۴۵ جلد ثانی مین ہے باب ما اخبر النبی صلعم اصحابہ بما ھو کائن الی یوم القیامة یعنی یہہ باب ہے اُسکا جو نبی صلعم نے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا اُسکی خبر دیا بعد نقل کرنے اِس حدیث کے امام ترمذی فرماتے ہین وفی الباب عن المغیرة بن شعبة و ابی زید بن اخطب و حذیفة و ابی مریم ذکروا ان النبی صلعم حدثھم بما ھو کائن الی ان تقوم الساعة یعنی اِس باب مین مغیرہ بن شعبہ و ابی زید بن اخطب و حذیفہ و ابی مریم سے روایت ہے اِن سب نے بیان کیا ہے کہ نبی صلعم نے اِن سب کو حدیث سنایا اُسکی جو قیامت تک ہونے والا تھا ابی زید وہی عمرو بن اخطب ہین اِس حدیث ترمذی سے معلوم ہوا کہ عمرو بن اخطب و حذیفہ وغیرہ سب اُس مجلس مین حاضر تہے اور حذیفہ نے اپنی روایت مین بیان کیا ہے کہ حضرت صلعم نے قیامت تک جسقدر فتنہ اور قائد فتنہ تہے سبکی خبر دیا حذیفہ رض کی حدیث مفسر ان سب روایتون کے ہے یہہ تو اول جواب تھا دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ عمرو بن اخطب کا فہم ہے حضرت صلعم نہین فرماتے کہ مین نے کل امور قیامت تک کو ذکر کیا ہے آپ کیسے فرماتے حالانکہ غزوہ تبوک جسکے بعد آپکا انتقال ہوا ہے

اُس مین آپ نے صاف فرمایا ہے کہ مین وہی جانتا ہون جسکو مجھکو میرے رب نے بتایا
مواہب لدنیہ جلد اول صفحہ ۲۲۵ مین ہے وانی واللہ لا اعلم الا ما علمنی اللہ یعنی اللہ کی قسم
مین نہین جانتا ہون مگر جسکو مجھکو اللہ نے بتایا چنانچہ اِس بارے کی مفصل احادیث
بعد ختم جواب کے آئین گی اور فہم صحابی حجت نہین **مولف مجہول فرماتے ہین** کیونکہ
آپکا علم باصالت ہے اور اولیا امت کا بالاتباع پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا علم عینی
وبالمشاہدہ ہے اور امت کا سمعی وبالتصدیق **جواب** اجی مولف صاحب حضرت صلعم کا
علم بہی تو اللہ تعالی کا بتایا ہوا ہے اِسکا اقرار آپ بہی اپنے رسالے کے صفحہ ۹ مین کر چکے ہین
پہر آپکا علم بالاصالت کیسے ہوا اور عینی کیسے ٹہرا آپ کو اللہ نے بذریعہ وحی تعلیم کیا
آپ نے صحابہ کو صحابہ نے تابعین کو علیٰ ہذا اصل علم تو اللہ کا ٹہرا پہر تخصیص اولیا امت
کی کہان سے آپ نے نکالی اِس مین تو کل امت برابر ہے بیشک علم غیب کے جاننے مین
حضرت صلعم اور امت برابر ہوئی جاتی ہے یہ الزام آپ لوگون پر بہت عمدہ ہے اسکا
جواب بفضل رسولیون سے آج تک نہ ہوا اور نہ انشاء اللہ ہوگا **مولف مجہول**
فرماتے ہین ۔ عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلعم رأیتہ عز وجل وضع
کفہ بین کتفی فوجدت بردا نامله بین ثدیی فتجلی لی کل شی وعرفت معاذ بن
جبل سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مین نے خدای غالب وبزرگ کو دیکھا
میرے شانون کے درمیان اُسنے اپنا دست قدرت رکھا تو مین نے اپنے سینے مین اُسکی
انگلیون کی ٹھنڈک پائی پہر میرے لیے سب چیزین ظاہر ہوگئین اور مین نے جان لیا
احمد ترمذی طبرانی حاکم حضرت شیخ الدہلوی اِس حدیث کے تحت مین لکہتے ہین پس ظاہر
شد وروشن شد مرا ہر چیز از علوم وشناختم ہمہ راکیون وہابیو یہ موٹا سا کل شی بہی جہتا
ہے کہ نہین یا عقائد کے ساتھ آنکھون کی بھی مرمت کروا ڈالئے **جواب** حضرت مولف
مجہول نے ایک ٹکڑا حدیث ترمذی کا نقل کیا ہے اوپر کے ٹکڑے حدیث کو نقل نہین کیا

اگر اوپر کے ٹکڑے کو نقل فرماتے تو حضرت مولف کی مغالطہ دہی بالکل کھل جاتی پہلے ہم اوپر کے ٹکڑے کو نقل کرتے ہین مشکوۃ مطبوعہ انصاری صـ ۶۲ مین ہے انی قمت من اللیل فتوضات وصلیت ما قدر لی فنعست فی صلوتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالی فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیما یختصم الملاء الاعلی قلت لا ادری قالہا ثلاثا قال فرایتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت برد انا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیٔ وعرفت فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلی قلت فی الکفارات الخ ترجمہ حضرت صلعم فرماتے ہین کہ مین رات مین نماز کے لئے کھڑا ہوا پس مین نے وضو کیا اور جسقدر میرے مقدر مین تھا نماز پڑھا اور مین اونگھنے لگا یہانتک کہ مین بھاری ہوا یعنی نیند آگئی پس ناگہ مین نے اپنے رب برتر کو اچھی صورت مین دیکھا پس فرمایا اے محمد مین نے کہا حاضر ہون مین ای رب فرمایا فرشتے بلند مرتبہ والے کس چیز مین جھگڑتے ہین مین نے کہا مین نہین جانتا اللہ نے اس کلمہ کو تین مرتبہ فرمایا اور مین نے وہی جوابدیا فرمایا حضرت صلعم نے مین نے اللہ کو دیکھا کہ میرے دونون کاندھون کے درمیان اپنے ہاتھ مبارک کو رکھا یہانتک کہ مین نے ٹھنڈک آپکی انگلیون کی اپنے سینہ مین پائی پس میرے لئے ہر شے جس مین فرشتے جھگڑتے تھے ظاہر ہوگئی اور مین نے اونکو سمجھ لیا۔ پس اللہ نے فرمایا اے محمد فرشتہ مقرب مین کس شے مین جھگڑتے ہین مین نے کہا کفارات مین۔ ناظرین پورے ترجمہ سے مطلب حدیث کا سمجھ جائینگے کہ یہ واقعہ خواب کا ہے اللہ تبارک و تعالی نے حضرت صلعم سے فرشتون کے جھگڑنے کا سوال کیا حضرت صلعم کو جواب معلوم نہ تھا جب اللہ نے اپنا دست مبارک آپکے سینہ پر رکھا تو وہ کل باتین جس مین فرشتے جھگڑتے تھے آپکو معلوم ہوگئین چنانچہ آگے آپکا جواب دینا اور عرفت کا لفظ سب اسکے موید ہے ملا علی قاری شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین مرقاۃ مطبوعہ مصر جلد اول صـ ۴۵۹ مین ہے (لی کل شی)

ای مما اذن اللہ فی ظہورہ لی من العوالم العلویۃ والسفلیۃ مطلقا او مما یختصم به الملأ الاعلی خصوصاً (یعنی ظاہر ہوگئی میرے لئے ہر شے) یعنی بعض اُن اشیاء سے جنکا اللہ نے میرے لئے ظہور کا حکم دیا عوالم علویہ اور سفلیہ سے مطلقاً یا اُن چیزوں سے خصوصاً جن میں فرشتے جھگڑتے تھے محقق قاری نے دو احتمال اسکے بیان کئے اوّل تو یہہ کہ بعض اُن اشیا کے ظہور کا حکم دیا جو اللہ کو منظور تھین یا خاص اُن اشیاء کا جن مین فرشتے جھگڑتے تھے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اور نیز دونون مطلب مولف مجہول کے مدّعا کے مخالف ہین اور جو عبارت مولف نے شیخ مرحوم کی نقل کی ہے اُس سے بہی ہماری تائید نکلتی ہے کیونکہ اُسکی یہ عبارت ہے روشن شد مرا ہر چیز از علوم شیخ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ ہر شے علوم سے روشن ہوی آپ پر نہ مطلقاً ہر شے مولف کے فہم کا یہ حال ہے کہ جو عبارت آپ نقل کرتے ہین اُسکا فہم آپ کو نہین ہوتا کہ میرے مدعا کے موافق ہے یا مخالف اب تم ہی انصاف سے فضل رسول کے چیلو چاپڑو ذرا ایمان سے کہدو کہ اِس حدیث سے غیب دانی حضرت صلعم کی کیسے نکلی۔

مولف مجہول فرماتے ہین ؎ فعلمت ما فی السموات والارض عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلعم نے فرمایا مین نے جان لیا جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہے **جواب** یہ حدیث سخت ضعیف ہے بلکہ معضل ہے جیسا کہ مولف مشکوٰۃ و ملا علی قاری نے اسکی شرح مین لکہدیا ہے اور ضعیف روایتون سے اِستدلال پکڑنا یہ مبتدعین کا خاصہ ہے اہل تحقیق کے نزدیک ضعیف حدیث قابل استدلال نہین ہے مولف مجہول اور اُنکے حواریون کو چاہئے کہ پہلے اِس حدیث کی صحت ثابت کرین پہر استدلال پکڑین **مولف مجہول فرماتے ہین** ما فی السموات والارض کے عموم کو طیبی شرح مشکوٰۃ مین اِس طرح لکہتے ہین الخ **جواب** آپکو طیبی مشکوٰۃ کی شرح کہان سے نصیب ہوی ابن حجر کی عبارت اور طیبی کی عبارت کو ملا علی قاری نے مشکوٰۃ کی شرح مین

نقل کیا ہے غالباً وہین سے آپنے بہی اُڑایا ہے مگر قربان جائے آپکے کہ ملا علی قاری نے
جو ابعد نقل کرنے اِن عبارتون کے اُنکے عموم کو مقید کرکے اِن دونون عبارتون کا رد
کردیا ہے اسکو نقل نہ کیا چنانچہ قاری صاحب بعد نقل کرنے اِن عبارتون کے فرماتے ہین لکن
لابد من التقیید الذی ذکرناہ اذ لا یصح اطلاق الجمیع کما ہو الظاہر یعنی ضرور ہے
اس قید سے جسکو ہمنے اوپر ذکر کیا ہے کیونکہ اطلاق جمیع اشیاء کا صحیح نہین ہے جیسا کہ یہ
ظاہر ہے۔ اوپر قید بعض کی اپنے قول ما فیہما مین لگا چکے ہین مردود عبارت سے دلیل پکڑنا یہ آپہی
لوگون کا کام ہے ایسے ہی شیخ عبد الحق کی عبارت کو بہی آپ نے نہین سمجھا شیخ تو یہ لکھتے
ہین کہ آپ نے سب اشیاء کو دیکھہ لیا چنانچہ عبارت اُن کی یہ ہے خلیل علیہ السلام ملک
آسمان وزمین را دید و حبیب ہرچہ در آسمان و زمین بود حالی از ذوات و صفات و
ظواہر و بواطن ہمہ را دید۔ یعنی حبیب نے اسکو دیکھہ لیا۔ دیکھنے سے یہ لازم نہین آتا کہ
ہمیشہ کے لئے قیامت تک کل اشیاء کا علم آپکو بتا دیا گیا ہو بطور اجمال کے ایک دفعہ کل
اشیاء کو آپ نے دیکھ لیا۔ نیز یہ بہی شیخ کا مجرد فہم ہے جو قابل حجت نہین ہے انشاء اللہ ہم
شیخ کی وہ عبارت صریح نقل کرینگے جس سے تمام بدعتیون کے کلیجے پہٹ جائینگے کیون بہیہ
یہ مولوی محمد حسین فقیر وغیرہ نے آپکا کیا بگاڑا ہے جو اسقدر آپ انکو برا کہتے ہین یہی بڑا
کہنا تک بندی تو آپ کے رسالے کا اصل اصول ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ یہہ حدیث
سخت ضعیف ہے اقوال طیبی وغیرہ کو ملا علی قاری نے رد کردیا ہے کوئی دلیل آپکی ٹھیک
نہین اور سوا ای تبرّی گو لی کے آپکو کچہہ آتا جاتا نہین۔ مولف مجہول فرماتے ہین
عن عبد اللہ بن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر
الیہا و ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے بیشک اللہ نے دنیا میرے لئے اُٹھائی تو مین
دیکھتا ہون اُسکو اور جو کچھ اُس مین ہونیوالا ہے قیامت تک جسطرح اِس ہتھیلی کو دیکھ

رہا ہون طبرانی معجم کبیر **جواب** یہ حدیث طبرانی کی معجم کبیر مین نہین ہے اگر آپ سچے ہین
توحوالہ دیجیے کہ طبرانی کبیر کا فلان جگہ نسخہ ہے اُسکے فلان صفحہ مین یہ حدیث ہے اور یہ
اُسکی سند ہے ورنہ محض جھوٹے حوالے دینے سے کام نہین چلتا حضرات ناظرین یہ مبتدعین
کا ایک دھوکا ہے کہ احادیث موضوعہ یا مخترعہ کو بے کھٹکے لکھدیتے ہین اللہ سے
نہین ڈرتے اسی قبیل کی یہ حدیث بھی ہے۔ جب آپ اس حدیث کی سند اور طبرانی
کبیر کے نسخہ وصفحہ کا حوالہ دینگے تو اُسکا جواب ہم عرض کرینگے **مولف مجہول فرماتے
ہین** :- عن ابی ذر رض قال لقد ترکنا رسول اللہ صلعم ما یحرک الطائر جناحیہ
فی السماء الا ذکر لنا منہ علما حضرت ابوذر غفاری رض فرماتے ہین۔ بیشک رسول اللہ صلعم
نے ہم مین اتنا کثیر علم چھوڑا کہ کوئی پرندہ ہوا مین پر نہین ہلاتا مگر حضور علیہ السلام نے
اُسکا ذکر فرمایا از روی علم کے مسلم وابو داؤد **جواب** پہلے جو مولف صاحب نے ترجمہ کیا
ہے اُسکا ملاحظہ ناظرین فرمائین اُسکا ذکر فرمایا از رو علم کے کسی ماہر علم سے پہلے ترجمہ تو
ٹھیک کرا لیجیے پھر اسکو معرض استدلال مین پیش کیجیے اور یہ بھی ذرا ارشاد ہو کہ مسلم
اور ابو داؤد مین یہ روایت کہان ہے ان مفتریون کو اسقدر خیال نہین کہ اگر کوئی
ہمسے دریافت کریگا تو ہم کیا بتائین گے مواہب لدنیہ مین بھی کسی کتاب کا اس روایت
کی نسبت حوالہ نہین دیا۔ پھر اس روایت سے آپکی غیب دانی کیسے سمجھی گئی آپ شارع
تھے اگر آپ جانورونکی حلت حرمت کا علم نہ بتاتے تو کون بتاتا کیونکہ معنی یہ ہین کہ آسمان مین
جو پرندے ہین سبکا آپنے علم ارشاد فرمایا۔ اگر آپ نہ فرماتے تو اور کون فرماتا اجی یہ کیا
ہے اس سے آپ نے بہت زیادہ بتایا ہے جیسا مولف مواہب نے بیان فرمایا ہے
مگر اسکو غیب دانی سے کیا علاقہ جو اللہ نے آپکو بتایا وہ حضرت صلعم نے امت کو بتایا۔
مولف مجہول فرماتے ہین :- عن ثوبان رض قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ
زوی لی الارض فرایت مشارقھا ومغاربھا حضرت ثوبان رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلعم نے فرمایا بیشک اللہ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا مین نے اُسکے مشرقون و مغربون کو دیکھ
لیا مسلم **جواب** اِس حدیث مین معجزہ رسول اللہ صلعم کا ہے کہ اللہ نے آپکو زمین کے مشارق اور مغارب
کو دکھا دیا آپکی امت کا ملک وہانتک پہونچے گا اسکو علم غیب سے کوئی علاقہ نہین اجی حضرت آپ یاد رکھین
نزاع تو اِس امر مین ہے کہ بغیر بتائے اور بغیر کسی دلیل کے کسی شے کا بتا دینا جس بات کو اللہ نے بتایا وہ
غیب کہان رہا معلوم ہوتا ہے مولف مجہول بہی سمجہہ گئے ہین کہ اِس حدیث کو علم غیب سے کوئی علاقہ نہین
ہے اسیوجہ سے آپ نے بہی اِس حدیث کے بعد اپنا اجتہادی فائدہ نہین لکھا **مولف مجہول**
فرماتے ہین ۹ عن ابن عباس قال حدثتنی ام الفضل رض قالت مررت بالنبی صلعم فقال
انک حامل بغلام فاذا ولدت فاتینی بہ فلما ولدت اتیت النبی صلعم فاذن فی
اذنہ الیمنیٰ الخ الیٰ قولہ اِس حدیث صحیح سے کس زور شور کیساتھ رسول معظم صلعم کا عالم ما فی الارحام ہونا
ثابت ہو رہا ہے **جواب** احادیث موضوعہ کو صحیح قرار دینا اور اُنسے استدلال پکڑنا یہ مبتدعین کا ہمیشہ
سے شیوہ چلا آتا ہے اُن مین سے مولف مجہول بہی ہین اجی مولف صاحب امام جلال الدین سیوطی
نے خلفا کے بارے کی کل احادیث کو تاریخ الخلفا مین ذکر کیا ہے مع سند کے یہ حدیث احمد بن رشد کی
روایت سے ہے اور اُس نے اِس حدیث کو وضع کیا ہے حافظ امام ذہبی میزان الاعتدال مین
فرماتے ہین چنانچہ میزان الاعتدال مطبوعہ محمدی جلد اول صفحہ ۴۹ مین ہے احمد بن راشد الہلالی عن
سعید بن خیثم بخبر باطل فی ذکر بنی العباس من روایۃ ابن خیثم عن حنظلۃ عن
طاؤس عن ابن عباس عن امہ قالت مررت بالنبی صلعم فقال انک حامل بغلام
الیٰ قولہ رواہ ابو بکر بن ابی داؤد وجماعۃ عن احمد بن راشد فہو الذی اختلقہ بجہل
یعنی احمد بن راشد ہلالی سعید بن خیثم سے روایت کرتے ہین حدیث باطل کو عباس کی بیٹون
کے بارے مین روایت سے ابن خیثم کے وہ حنظلہ سے وہ طاؤس سے وہ ابن عباس سے وہ
اپنی ماںسے (یعنی ام الفضل سے) ام فضل نے کہا کہ مین نبی صلعم کے پاس سے گذری حضرت صلعم نے
فرمایا تو ایک لڑکے سے حاملہ ہے یہانتک میزان مین ہے کہ ابو بکر بن ابی داؤد اور ایک جماعت نے

اسکو احمد بن راشد سے روایت کیا ہے اُسنے اپنی جہالت سے اسکو گڑھ لیا ہے۔ سنو مولف
مجہول یہ آپکی روایت کا حال ہے جسکو آپ صحیح بتا رہے ہین اور عوام کو دھوکا دیرہے ہین کہو
اب مصداق حدیث من کذب علی متعمدا کے ہوئے یا نہین کہو بھئی بدایونی کے چیلے چاپڑو یہی
مذاق حدیث کا تم لوگون کو ہے کچھ حیا شرم ہے تو ڈوب مرو حضرت صلعم کے فضائل معجزات کیا کچھ
کم ہین کہ احادیث ضعیفہ موضوعہ سے کام لیتے ہو احادیث صحیحہ پر ایمان لاو انک لا تدری ما احدثو بعدک
یعنی آپ نہین جانتے کہ آپکے بعد ان مبتدعین مشرکین نے کیا نیا طریقہ جاری کیا بخاری ۶۶۵ اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادق القول کے قول ما یعلم فی غد الا اللہ یعنی سوای اللہ کے کوئی کل
کی بات کو نہین جانتا پر ایمان لاو کیون ادہر اُدہر بہکے پھرتے ہو قیامت کے روز جب شہ کون
مین آپ لوگون کا حشر ہوگا اور حضرت صلعم حوض کوثر سے نکلوا دینگے تو آٹے دال کا بھاو
معلوم ہو جائیگا کچھ تو سوچو خواب غفلت سے جاگو واللہ مین تمہارا سچا ناصح ہون **مولف**
مجہول فرماتے ہین ۔ قال صلعم سالنی ربی فلم استطع ان اجیبہ فوضع یدہ بین کتفی
فوجدت بردہا فاورثنی علم الاولین والاخرین وعلمنی علوما شتی فعلم الذی عہد منی
اخفائہ وکتمانہ لانہ لا یقدر علی حملہ غیری وعلم اختارنی اللہ تعالی فیہ باعلامہ
لمن یستحقہ وعلم امرنی بتبلیغہ الی العام والخاص من امتہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
میرے رب نے مجھ سے سوال کیا جب مین جواب نہ دیسکا تو اُسنے اپنا دست قدرت میرے شانون
مین رکھدیا کہ مین نے اُسکی خنکی پائی پھر مجھکو علم اولین و آخرین کا وارث کردیا اور اولین اور
آخرین کے علاوہ اور بہت طرح کے علوم سکھائے ایک علم ایسا تھا جسکے ڈھکنے اور چھپانے کا مجھسے
عہد لیا کیونکہ میرے سوا کسی مین اُسکے اُٹھانے کی طاقت نہ تھی اور دوسرا علم وہ ہے جسمین
مجھکو خداوند تعالی نے اختیار دیا ہے کہ جسکو لائق دیکھون اُسکو بتاؤن تیسرا وہ علم ہے کہ
امت کے ہر خاص وعام پر اسکے پہونچانے کا مجھکو حکم ہے اس حدیث کو مولانا شیخ عبد الحق محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج نبوۃ کے باب معراج مین نقل کیا ہے الی قولہ تو کوئی نہین پہونچ

سکتا جواب مبتدعین کو کچھ شرم و حیا نہیں ایک حدیث موضوع کو کسی جاہل نے بنا لیا اور اسکو مولف مجہول نے نقل کیا طرفہ یہ کہ مولف مجہول نے مدارج نبوت کا حوالہ دیا حالانکہ مدارج النبوت مین شیخ نے اس حدیث کو کہین نقل نہین کیا اور نہ یہ کہا کہ یہ حدیث ہے اور نہ عزلی کے یہ اس مین الفاظ ہین جسکو مولف مجہول نے نقل کیا ہے شیخ صاحب نے فارسی زبان مین ایک قصہ نقل کیا ہے جسکا دل چاہے مدارج مطبوعہ منشی نولکشور صفحہ ۲۰۳ کو دیکھ لے اور بعد ملاحظہ کے مولف مفتری کے لئے ہدایت کی دعا کرے۔ اب ہم ناظرین تحقیق کے لئے اس قصہ کی اصل کو لکھتے ہین کہ یہ قصہ کس نے گڑھا ہے جلال الدین سیوطی نے اللآلی المصنوعہ مین اس سارے قصہ کو نقل کرکے کہا ہے قال المولف موضوع والمتهم به ميسرة كذاب وضاع اللآلی صفحہ ۳۶ مولف نے کہا یہ حدیث اسرا کی موضوع ہے اور متہم اسکے ساتھ میسرہ ہے جو کذاب اور وضاع تھا اور دوسری ابن عباس کی روایت کے بارے مین کہا ہے ان الآفة من عمر بن سليمان یعنی آفت اس مین عمر بن سلیمان سے ہے اور مواہب لدنیہ مطبوعہ مصر جلد دوم کے صفحہ ۳۸ و ۳۹ مین ابن عباس کی روایت سے بعض حدیث اسرا کو جسکے الفاظ مولف مجہول نے نقل کئے ہین صاحب مواہب نے نقل کئے ہین اور ابی ربیع بن سبع کی کتاب شفاء الصدور کا حوالہ دیا ہے اور زرقانی بعد نقل کرنے اس روایت کے فرماتے ہین (رواه والذي قبله) ابن سبع (في كتاب شفاء الصدور كما ذكره ابن غالب) هذا الشعر بعد مرويته في ابن سبع (والعهدة في ذلك عليه) قال الشامي بعد نقل كلام المصنف هذا وهو كذب بلا شك انتهى والعجب من النعماني حيث اورد روايتين بصولهما ساكتا عليهما قائلا ولا يستبعد وقوع هذا كله في بعض ليلة۔ یہ عبارت زرقانی جلد سادس صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ مصر کی ہے۔ خلاصہ اس عبارت کا یہ ہے کہ شامی نے کہا کہ یہ حدیث اسرا کی جسکو مولف نے نقل کیا ہے بحوالہ شفاء الصدور محض جھوٹی ہے اور نعمانی سے تعجب ہے کہ ان دونون روایتون کو نقل کرکے اسپر ساکت رہ

اُنکا کچھ حال بیان نہ کیا۔ حافظ امام ذہبی نے میزان الاعتدال مین تحت ترجمہ عمر بن سلیمان کے۔
یون لکھا ہے عمر بن سلیمان عن الضحاک بن حمزۃ فذکر حدیث الاسرا بلفظ موضوع
میزان مطبوعہ مطبع محمدی جلد دوم صـ ۲۳۴ یعنی عمر بن سلیمان نے جو حدیث اسرا کو ضحاک
بن حمزہ کی روایت سے ذکر کیا ہے یہ لفظ اُسکے بنائے ہوئے ہین ایسے ہی میسرہ کے ترجمہ مین
بہی اِس حدیث کے موضوع ہونے کی تصریح کی ہے جبکہ اِس حدیث کا موضوع ہونا معلوم
ہوگیا تو جسقدر آپ نے اِس حدیث کے تحت مین لکہا ہے کہ آپکو علم ساعہ وغیرہ تھا مگر آپکو
کتمان کا حکم تھا یہہ سب لغو ہوا کیونکہ سرے سے یہ حدیث ہی لغو ہے افسوس ہے کہ اللہ
تبارک و تعالیٰ نے تو سورہ لقمان مین اِنّ سے تاکید لاکر فرمایا کہ ان اللہ عندہ علم الساعۃ الخ
یعنی اللہ کے ہی نزدیک علم قیامت کا ہے یہ مبتدعین مکذبین قرآن معاذاللہ اللہ کی خبر
کی تکذیب کرین اِن جہال کو اتنا نہین معلوم کہ خبر مین نسخ نہین ہوسکتا جملہ اصول کی
کتب اِس سے مملو ہین مگر اِن جہال کو کتب اصول سے کچھہ مس نہین اِسلیئے تو اللہ جلشانہ
کی تکذیب کرتے ہین اور رسول مقبول کی احادیث کو رد کرتے ہین رسول مقبول تو فرمائین
کہ کل کی بات کو سوا ای اللہ کے کوئی نہین جانتا یہ مبتدعین بدایونی اور اُنکے حواری اور
اور ذریات کہین کہ رسول صلعم غیب جانتے تھے اب مین مبتدعین کو اشتہار دیتا ہون کہ
کوئی ایسی آیت یا حدیث پیش کرین جس مین یہ نصًا ہو کہ رسول اللہ صلعم غیب جانتے ہین
جسطرح ہم متعدد نصوص پیش کرتے ہین ورنہ کچھہ تو شرمائین کیونکہ اللہ رسول کی تکذیب
کرتے ہین حضرت صلعم تو عائشہ صدیقہ سے فرمائین کہ اگر تجہسے گناہ ہوگیا ہے تو توبہ کر اگر نہین
ہوا تو اللہ تجہکو بری کریگا اِس بارے مین صحابہ سے مشورہ کرین یہ مبتدعین کہین کہ حضرت
صلعم جانتے تو تہے مگر اخفا کا حکم تھا حالانکہ یہ بات اِن کی محض بناوٹ کی ہے اِسپر بھی اتنا
نہین سمجھتے کہ اگر اخفار کا حکم تھا تو آپکو مشورہ کی کیا ضرورت تھی آپکو فکر کیسی پہر جو لوگون
سے آپ فرماتے کہ مین کل کی بات نہین جانتا تو معاذاللہ ان مبتدعین کے نزدیک آپ

جھوٹھ بولتے تہے کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا یعنی یہہ بہت بڑا کلمہ ہے جو اُنکے منہ سے نکلتا ہے یہہ نہین کہتے مگر جھوٹھ جبکہ ہمنے اِن کے دس روایات کے جواب سے فراغت پائی تو اب اُن دو حدیث کا جواب دیتے ہین جنکو مولف مجہول نے دیابیون کے حق مین لکہا ہے **مولف مجہول فرماتے ہین** - عن ابی سعید الخدری انہ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول یخرج فیکم قوم تحقرون صلاتکم مع صلاتھم وصیامکم مع صیامھم وعملکم مع عملھم ویقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ بخاری حضرت ابو سعید خدری رضؓ فرماتے ہین کہ مین نے حضرت صلعم سے سنا فرماتے تہے کہ تم مین سے ایک قوم نکلیگی جسکی نمازون کے سامنے تمہاری نمازین اور اُنکے روزہ کے سامنے تمہارے روزے اور اُنکے عملون کے سامنے تمہارے عمل حقیر معلوم ہونگے - وہ قرآن مجید پڑھینگے مگر اُنکے حلقون سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکلجائین گے جیسے تیر شکار سے نکلجاتا ہے جواب پہلے تو ہم مولف مجہول سے دریافت کرتے ہین کہ جو الفاظ آپ نے حدیث کے نقل کئے ہین اِن الفاظ سے بخاری مین یہ حدیث کہان ہے کیونکہ آپ نے بخاری کا حوالہ دیا ہے اگر ان الفاظ سے بخاری مین حدیث نہ نکل سکے تو کچھ تو شرمائے اور آیندہ محققین کے مقابلہ مین مناظرہ سے باز آئے - اب جواب سنئے یہ حدیث خوارج کے بارے مین آئی ہے چنانچہ آپ نے خود نقل کیا ہے یخرج فیکم قوم یعنی تمہارے مین ایک قوم نکلے گی - حضرت صلعم نے صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا اور ابو سعید کی حدیث کے بعد یہ لفظ بھی ہین قال ابو سعید اشھد لسمعت من النبی صلعم واشھد ان علیا قتلھم وانا معہ جئی بالرجل علی النعت الذی نعت النبی صلعم بخاری جلد دوم صفحہ ۱۰۲۴ یعنی ابو سعید نے فرمایا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے اِس حدیث کو نبی صلعم سے سنا ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت علی رضؓ نے اُنکو قتل کیا ہے اور مین علی رضؓ کے قتال مین ہمراہ تھا اور جس آدمی کی حضرت صلعم نے خبر دی تہی کہ ایک آدمی اِس قسم کا اُن مین ہوگا وہ اُسی وصف کا لایا گیا۔ ہن

حدیث کا ! ایک ٹکڑا مولف مجہول نے ترک کر دیا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مراد اس حدیث سے کون لوگ ہین یہ حدیث اور دوسری حدیث جسکو مولف مجہول نے نقل کیا ہے خارجیون کے بارے مین وارد ہوئی ہین اسیوجہ سے امام بخاری نے اپنے جامع مین خوارج کے بارے مین انکو ذکر کیا ہے اگر خواہ مخواہ مولف صاحب اس حدیث کے الفاظ کو تحریف کر کے دوسرے کسی گروہ کو مصداق ٹہرائین تو ہم کہتے ہین کہ مراد اس سے مولف اور اُنکے ہم خیال لوگ ہین کیونکہ زیادہ نمازین وہی لوگ پڑہتے ہین بیس چھتیس تراویح ظہر مین نفلین مغرب کے بعد نفلین صوفی تو رہبانون کی طرح ساری شب جلا یا کرتے ہین کبہی شبینہ ہے کبہی تہجد کی قرآن خوانی ایسے ہی روزے کبہی ہزاری روزہ کبہی اور روزے بخلاف اہل حدیث کے کہ موافق سنت رسول کے فرض اور ضروری سنتین پڑہتے ہین ایسے ہی دوسری حدیث کے مصداق بہی مولف اور اُسکے ہم خیال ہین کو فہ مدینہ منورہ سے عین مشرق مین واقع ہے ایسے ہی لکہنو اور اُسکے عداد ایک ہین بریلی بدایون گوٹے والیکا گہر یہ سب شرق مین واقع ہین اور سر بہی کثرت سے یہی لوگ منڈاتے ہین ان پیر پرستون قبر پرستون صوفیون کو دیکہیے کہ سر گہٹائے بیٹہے رہتے ہین ذرا بدایون بریلی مین ملاحظہ فرما لیجیے بخلاف اہل حدیث کے بال رکہنے کو سر منڈانے سے افضل کہتے ہین ان مین شاذ و نادر کوئی سر منڈاتا ہے اب انکے خیال کے موافق جسقدر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے امام سر منڈاتے ہین بلکہ اکثر عرب والے تو حسب زعم آپکے یہ لوگ مصداق دوسری حدیث کے ہونگے نہ اہل حدیث اگر کسی حضرت نے بوجہ کسی عارضہ کے سر منڈایا تو اُسپر کوئی اعتراض نہین صدقے جائے رسول کریم صلعم کے کہ کل مبتدعین کا حال پہلے سے بتا دیا الحمد للہ کہ جو کچہہ آیات و حدیث کی تحریف مولف مجہول نے کی تہی سب کا مفصل جواب دیدیا اب جو چند باتین اور مولف کی باقی رہگئی ہین اُنکا بہی جواب ہدیہ ناظرین ہوتا ہے مولف مجہول یاد رکہین کہ غیب کے معنی چند بار ہم لکہہ چکے ہین ذرا ابصنا و یکا ملاحظہ فرمائے مقصود مشتہر بہی یہی ہے کہ کسی آیت یا حدیث

یہ ثابت نہین ہوتا کہ رسول اللہ صلعم بلا واسطہ یا بغیر بتائے کسی غیب کی بات کو بہی جانتے تہے یہ خاصہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ہی ہے کہ کل امور کو جانتا ہے عالم الغیب والشہادۃ اُسکی خاصیت ہے **مولف مجہول فرماتے ہین** غیر المقلدین صاحبزادہ مع پشتیبان نے نفی علم غیب رسول اللہ صلعم مین منجملہ آیات مرقومہ بالا کے یہ آیت بہی لکہی ہے قولہ تعالےٰ قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا بکم الیٰ قولہ بہر کیف ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کے منسوخ ہونے مین کسی سنی اہل علم کو کلام نہین **جواب** اِس آیت کی نسبت مولف مجہول نے خود ہی "قول نقل کئے ہین مولف کی تحریر سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ جو کہتے ہین کہ ہجرت وغیرہ مین نازل ہوئی اُنکے نزدیک یہ منسوخ نہین اب ہم اِس مقام مین پوری تحقیق اِس آیت کی لکہتے ہین جس سے مولف مجہول اور اُنکے حواریون کا دم بند ہوجائے پہر سانس نہ لے سکین **واضح** ہو کہ اِس آیت وحدیث کے معنی مین اختلاف ہے بعض لوگون نے اِسکو منسوخ کہا ہے مگر محققین مفسرین کے نزدیک یہ قول منسوخ ہونیکا راجح نہین ہے حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر مین فرماتے ہین وقال ابو بکر الہذلی عن الحسن البصری فی قولہ تعالیٰ وما ادری ما یفعل بی ولا بکم قال اما فی الاخرۃ فمعاذ اللہ قد علم انہ فی الجنۃ ولکن قال لا ادری ما یفعل بی ولا بکم فی الدنیا اخرج کما اخرجت الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام من قبلی ام اقتل کما قتلت الانبیاء من قبلی ولا ادری ایخسف بکم او ترمون بالحجارۃ وھذا القول ھو الذی عول علیہ ابن جریر وانہ لا یجوز غیرہ ولا شک ان ھذا ھو اللائق بہ صلعم فانہ بالنسبۃ الی الاخرۃ جازم انہ یصیر الی الجنۃ ھو ومن اتبعہ واما فی الدنیا فلم یدر ما کان یؤل الیہ امرہ وامر مشرکی قریش الی ماذا ایومنون ام یکفرون فیعذبون فیستاصلون بکفرھم تفسیر ابن کثیر مطبوعہ مصر جلد ہشتم صفحہ ۱۸۲ یعنی ابو بکر ہذلی نے حسن بصری سے روایت کیا فرمایا حسن نے کہ اللہ تعالیٰ کا قول (لا ادری ما یفعل بی ولا بکم) یہ آیت آخرت کے بارے مین

نہین سمجھے اللہ کی پناہ بیشک حضرت کو معلوم تھا کہ آپ جنت مین ہین لیکن آپ نے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ دنیا مین میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا مین نکالا جاؤن گا جیسے اور نبی میرے پہلے نکالے گئے یا مین قتل کیا جاؤن گا جیسے اور نبی میرے پہلے قتل کئے گئے ہین نہین جانتا کہ تم کو زمین مین دھسایا جاویگا یا آسمان سے تم پر پتھر پڑینگے اسی قول پر حافظ ابن جریر نے اعتماد کیا ہے اور اسکے سوا ہی دوسرا قول جائز نہین ہے اس مین کچھ شک نہین کہ حضرت صلعم کی شان مین یہی لائق ہی کیونکہ آخرت کا تو آپ کو یقین تھا کہ آپ اور آپ کے تابعدار جنت مین جائینگے ہان دنیا مین آپ نہین جانتے تھے کہ کس چیز کی طرف آپکا اور مشرکین قریش کا امر رجوع کریگا کیا ایمان لائینگے یا کفر کرینگے پس عذاب کئے جائینگے پس بالکل جڑ سے اکھاڑ دئے جائینگے اور تفسیر بیضاوی مطبوعہ مطبع نول کشور جلد دوم صفحہ ۲۹۶ مین ہے (وما ادری ما یفعل بی ولا بکم) فی الدارین علی التفصیل اذ لا علم لی بالغیب یعنی مین نہین جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا دنیا اور آخرت مین تفصیل کیساتھ کیونکہ مجھکو علم غیب کا نہین ہے عبارت بیضاوی سے معلوم ہوا کہ اس آیت سے نفی غیب دنیا مین مراد ہے اور امام رازی تفسیر کبیر مین فرماتے ہین تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۴۹۸ مین ہے (وما ادری ما یفعل بی ولا بکم وفیہ مسائل (المسئلۃ الاولی) فی تفسیر الایۃ وجہان احدھما ان یحمل ذلک علی احوال الدنیا والثانی ان یحمل علے احوال الاخرۃ اما الاول ففیہ وجوہ (الاول) لا ادری ما یصیر الیہ امری وامرکم من الغالب منا والمغلوب الخ یعنی اس آیت ولا ادری ما یفعل بی ولا بکم مین مسئلے ہین پہلا مسئلہ اس آیت کی تفسیر مین دو وجہ ہین پہلی یہ کہ احوال دنیا پر اسکو حمل کیا جاوے دوسرے یہ کہ احوال آخرت پر حمل کیا جاوے پہلی وجہ مین چند وجہ ہین پہلی وجہ یہ ہے کہ مین نہین جانتا کہ میرے اور تمہارے امر کا دنیا مین کیا انجام ہوگا ہم مین سے کون غالب ہوگا

اور کون مغلوب اسکے بعد امام رازی نے تین وجہ اسکے متعلق اور بیان کی ہین اور جنہون نے اسکو احوال آخرت پر محمول کیا ہے اِن کی وجہ لکھکر پھر اُسکے رد مین فرماتے ہین واکثر المحققین استبعد وا هذا القول واحتجوا علیه بوجوه الاول ان النبی صلعم لا بد ان یعلم من نفسه کونه نبیا ومتی علم کونه نبیا علم انه لا تصدر عنه الکبائر وانه مغفور له واذا کان کذلک امتنع کونه شاکا فی انه هل هو مغفور له ام لا (الثانی) لا شک ان الانبیاء ارفع حالا من الاولیاء فلما قال فی هذا ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون فکیف یعقل ان یبقی الرسول الذی هو رئیس الاتقیاء وقدوة الانبیاء والاولیاء شاکا فی انه هل هو من المغفورین او من المعذبین (الثالث) انه تعالیٰ قال الله اعلم حیث یجعل رسالته والمراد منه کمال حاله ونهایة قربه من حضرة الله تعالیٰ ومن هذا حاله کیف یلیق به ان یبقی شاکا فی انه من المعذبین او من المغفورین فثبت ان هذا القول ضعیف یعنی اکثر محققین نے اِس قول کو بعید سمجھا ہے اور اسکے بعد چند وجہ سے استدلال کیا ہے اول یہ کہ رسول اللہ صلعم اپنے کو نبی ہونا ضرور ہی جانتے تھے اور جب اپنا نبی ہونا جانتے تھے تو یہہ بھی جانتے تھے کہ آپ سے کبیرہ گناہ صادر نہ ہونگے اور آپ بخشے ہوئے ہین جب آپکی یہ حالت تھی تو یہہ ممتنع ہے کہ اپنے مغفور ہونے مین شک کرین وجہ دوسری اِس مین کچھ شک نہین کہ انبیاء کا درجہ اولیا سے بلند ہوتا ہے اور اولیاء کے بارے مین اللہ نے یہ فرمایا کہ جن لوگون نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اسی عقیدہ پر قائم رہے اُنپر کچھ خوف نہین اور نہ وہ آخرت مین غمگین ہونگے بھلا کیسے عقل مین آتا ہے کہ رسول اللہ صلعم جو سب متقیون کے سردار اور سب نبیون کے پیشوا تھے اِس شک مین باقی رہینگے کہ کیا آپ مغفورین سے ہین یا معذبین سے وجہ تیسری اللہ نے فرمایا اللہ زیادہ جانتا ہے جسجگہ رسالت کو رکھتا ہے مراد اِس سے یہ ہے کہ آپکا حال کامل تھا اور آپ

اللہ تعالی سے بہت قریب تھے اور جبکا یہ حال ہو اسکو کیسے لائق ہے کہ اسکو شک ہو
کہ وہ معذبین سے ہے یا مغفورین سے ان وجوہ سے معلوم ہوا کہ یہ قول جس سے مراد
آخرت لی گئی ہے ضعیف ہے ۔ امام رازی وحافظ ابن کثیر کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ
قول ثانی ضعیف ہے صحیح قول یہی ہے کہ یہ آیت منسوخ نہین ہے بلکہ مراد اس سے نفی
غیب کی ہے دنیا مین ۔ محقق حنفیہ بدر الدین عینی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری
مین فرماتے ہین عمدۃ القاری جلد رابع ص۵۱ مین ہے اویکون المعنی ما یفعل بی فی
امر الدنیا فما یصیبھم فیھا یعنی یا معنے یہہ ہون کہ مین نہین جانتا کہ امر دنیا مین میرے ساتھ
کیا معاملہ ہوگا مجھکو کیا مصیبت دنیا مین پہونچے گی اور ملا علی قاری مرقات شرح مشکوۃ مین
فرماتے ہین والحاصل انه یرید نفی علم الغیب عن نفسه وانه لیس بمطلع عنه وانه
غیر واقف ولا مطلع علی المقدر له ولغیره فالمکنون من امره وامر غیره لا انه
متردد فی امره غیر متیقن بنجاته لما صح من الاحادیث الدالة علی خلاف ذلک
کذا فی صواعق ص۱۵۱ یعنی حاصل یہ ہے کہ آپ غیب کی نفی اپنے نفس سے کرتے ہین کہ آپ
غیب پر مطلع نہین ہین اور جو آپکے لئے اور غیر کے لئے مقدر ہے اسکو نہین جانتے
اور نہ اسکو جو امر آپکے لئے اور غیر کے لئے پوشیدہ ہے نہ یہ کہ آپکو اپنی نجات کا یقین
نہ تھا کیونکہ بہت سی احادیث اسکے خلاف پر دلالت کرتی ہین ۔ کہئے یہ امام رازی اور
حافظ ابن کثیر ابن جریر یہہ بھی آپکے نزدیک سنی تھے یا نہ تھے اور آپنے مجرد دعوی تو کردیا
کہ صحابہ کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے مگر ایک صحابی کا قول نہ نقل کیا **مولف مجہول**
فرماتے ہین ایماندارو سنو تمہارا خالق اور رب جل جلالہ اپنے حبیب پاک کی شان
اقدس مین کیا فرماتا ہے **الجواب** یہ جسقدر آیتین اور احادیث رسول اللہ صلعم کے چند فضائل
کے بارے مین آپ نے ہم اہل سنت کی کتابون سے نقل کی ہم لوگون کا تو انپر عین ایمان
ہے البتہ مبتدعین مشرکین کو انسے کچھ علاقہ نہین اور نہ انپر عمل کرتے ہین رسول صلعم کی

اطاعت تو ہم اہل حدیث اہل سنت کرتے ہین آپ لوگ تو چار مجتہد کو لیکر علحدہ ہوگئے
آپ لوگون کو اتباع سے کیا واسطہ اور پھر آپ لوگ یعنی مولف اور اُنکے ہم خیال
نہ متبع سنت نہ پیرو مجتہدین کے راگ باجہ کے سُننے والے قبر پرست بھلا آج تک کسی
رسول نے کہا کہ مین غیب جانتا ہون یا کسی مجتہد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم غیب
جانتے تھے آپ لوگ تو متبع ہوائے نفس ہین لوگون کو مشرک بنا رہے ہین! ان
آیتون حدیثون سے آپ کو کیا واسطہ۔ اب جو حدیث ام العلا کی طرف آپنے توجہ کی ہے
آیت کی تحقیق سے جو ہم نے اوپر لکھی ہے اُس سے اُسکا جواب بھی ہوگیا کہ مراد اُس سے
نفی غیب ہے مگر مؤلف مجہول نے علحدہ اُسپر کلام کیا ہے لہذا ہم بھی بحول اللہ و قوتہ
اُسکا جواب مستقل طور پر دیتے ہین مولف مجہول فرماتے ہین قال فی مجمع البحار ناقلا
عن الطیبی ان تخصیص ھذا الحدیث بالامور الدنیویة یخالف مورده ثم ذکر التوجیه
الاخیر بقوله اوزجر لقائلة عثمان ھنیا لک الجنة لحکمها بالغیب انتہی مجمع بحار الانوار
مین طیبی سے نقل کیا ہے کہ اِس حدیث کو دینی کامون سے خاص کرنا اُسکے مورد کے خلاف ہے
پھر اخیر توجیہ یون لکھی ہے الخ جواب حضرات ناظرین یہ بھی مجمع البحار کے عبارت کی
تحریف ہے مولف مجہول نے سنی سُنائی عبارت مجمع کی نقل کردی یا عبارت کی تحریف
عمداً کرکے عوام الناس کو مغالطہ دیا اب ہم اصل عبارت مجمع کو ملاحظہ ناظرین کے لئے
نقل کرتے ہین جس سے دھوکا مولف کا کھل جائیگا مجمع البحار مطبوعہ نول کشور جلد اوّل
کے ۴۲۸ مین ہے وفیه وما ادری وانا رسول اللہ ھو نفی الدرایة التفصیلیة والا فمعلوم
غفران ما تقدم منه وما تاخر وان له من المقامات ما لیس لاحد او ھو مخصوص بالامور
الدنیویة من غیر نظر الی مورد الحدیث او منسوخ بقوله لیغفر لک اللہ او زجر لقائلة
عثمان ھنیا لک الجنة لحکمها بالغیب یعنی مین نہین جانتا حالانکہ مین اللہ کا رسول
ہون اِس مین نفی ہے درایة تفصیلیہ کی یعنی مین تفصیل سے نہین جانتا ورنہ یہہ تو معلوم

ہے کہ آپکے اگلے پچھلے گناہ معاف کئے گئے ہین اور آپکا وہ مرتبہ ہے کہ کسی دوسرے کا
نہین یا یہہ حدیث امور دُنیا کے ساتھ مخصوص ہے یعنی دنیا کے امور کو مین نہین جانتا
اِس توجیہ مین مورد حدیث پر نظر نہین ہے یا یہہ منسوخ ہے اللہ تعالی کے قول اللہ تعالیٰ
نے تیری اگلی پچھلی گناہ معاف کئے۔ یا اِس مین زجر ہے عثمان رض کے قائلہ کو مبارک ہو
تجھکو جنت کیونکہ اُس نے غیب پر حکم کیا تھا۔ صاحب مجمع نے چار توجیہ اِسکی کی ہین
ایک وجہ خالی منسوخ کی ہے تین وجہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث اپنے حال پر ہے
اِس سے مولف مجہول کے مطلب کو کوئی علاقہ نہین اِسکے بعد **مولف مجہول فرماتے**
ہین اور حضرت مولانا عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا کہ یہہ حدیث حقیقت پر محمول نہین
ہے اور سب نبیون سے عموماً اور سیدالمرسلین صلعم سے خصوصاً یہہ امر منفی ہے کیونکہ
دلائل قطعیہ سے اِن حضرات کا حسن خاتمہ یقینی ہے الخ **جواب** یہان پر بہی پوری عبارت
شیخ دہلوی کو مولف مجہول نے نہین نقل کیا یہ کون کہتا ہے کہ حضرت صلعم کو اپنے خاتمہ
مین معاذ اللہ شک تھا اِس سے تو نفی علم غیب کی ہے چنانچہ شیخ عبدالحق لمعات شرح مشکوۃ
مین اِس حدیث کی شرح مین فرماتے ہین اشعۃ اللمعات ربع چہارم مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۲۵۸
مین ہے دخلاصہ ان کنایت است از عدم تصریح بعلم غیب وحقیقت کلام مراد نہ یا
مراد عدم دریافت احوال عاقبت است یعنی در دنیا وچہ در آخرت بتفصیل چہ علم باحوال
غیب بتفصیل جز پروردگار تعالی را نباشد اگرچہ مجملاً معلوم است کہ عاقبت انبیاء علیہم السلام
بخیر است۔ ناظرین ذرا اِس عبارت کو غور سے پڑھین اور اگر آپ کو اِس حدیث کی
پوری تحقیق منظور ہو تو مرقاۃ شرح مشکوۃ ملا علی قاری کی طرف متوجہ ہون محقق قاری
نے تو نسخ کا ڈربہ ہی بہونکدیا ہے مرقاۃ جلد پنجم صفحہ ۱۰۷ مین ہے وثانیہا ان یکون
هذا منسوخا بقوله تعالیٰ ليغفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر كما ذكره ابن
عباس فی قوله تعالیٰ لا ادری ما يفعل بی ولا بكم قلت وفيه ان النسخ علے تقدير

صحة تاخير الناسخ انما يكون فى الاحكام لا فى الاخبار كما هو مقرر فى الاعتبار وثالثها ان يكون نفيا للدراية المفصلة دون المجملة قلت هذا هو الصحيح فى قوله والحاصل انه يريد نفى علم الغيب عن نفسه وانه ليس بمطلع على المكنون۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہوا اللہ تعالیٰ کے قول اللہ تعالیٰ نے آپکے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے جیسا کہ ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے قول (مین نہین جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا) مین ذکر کیا ہے (ملا علی قاری فرماتے ہین) کہ نسخ تو احکام مین ہوتا ہے نہ اخبار مین جیسا کہ یہہ بات ثابت ہوچکی ہے اعتبار مین تیسری وجہ یہ ہے کہ یہانپر درایۃ مفصّلہ کی نفی ہے نہ مجملہ کی یعنی آپ تفصیل سے نہین جانتے تھے (ملا صاحب فرماتے ہین) کہ یہ قول صحیح ہے یہان تک مرقات مین ہے کہ حاصل کلام کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اپنے سے غیب کی نفی فرمائی کہ آپ پوشیدہ باتونپر مطلع نہین ہین یہ وہی ملا علی قاری صاحب ہین جنکے قولون سے آپنے استشہاد کیا ہے۔ یہ صاف صاف فرمارہے ہین کہ یہہ حدیث منسوخ نہین ہے اور آپ غیب نہین جانتے تھے اور محقق عینی کا بھی یہی حاصل ہے کہ یہہ حدیث منسوخ نہین ہے چنانچہ عینی جلد ۴ صـ۱۹ مین ہے او یکون المعنى ما يفعل بى فى امر الدنيا فما يصيبهم فيها۔ یا معنے یہ ہون کہ مین نہین جانتا کہ دنیا مین میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور انکو کیا پہونچے گا۔ آپ نے عینی کی عبارت مین بھی کارستانی کی ہے **مولف مجہول فرماتے ہین** یہہ حدیث بھی ہمارے دعوے کے منافی نہین کیونکہ یہان یا جہان کہین اس قسم کی نفی ہے وہان نفی علم مطلق استقلالی کی ہے جسکو حضور اقدس کی جانب سے بے کسی قید کے نسبت کیا جاتا تھا جسکو حضور علیہ السلام نے کراہت فرمائی تاہم شرک و کفر کا حکم نہین فرمایا اس صورت مین نفی علم غیب اضافی و بالواسطہ کی کہان سے نکل آئی **جواب** پہلے ناظرین حدیث کے الفاظ پر غور فرمائین حضرت صلعم فرماتے ہین دعا هذا فلا تقولوه ما يعلم ما فى غد الا الله ابن ماجة مطبوعہ فاروقی صـ۱۳۶

یعنی اِس بات کو کہ حضرت صلعم کل کی بات جانتے ہین مت کہو سوائے اللہ کے کل کی باتکو
کوئی نہین جانتا حضرت صلعم نے کوئی قید اضافی یا واسطہ کی نہین لگائی مطلقاً ارشاد فرمایا
یہہ مبتدعین مشرکین حضرت صلعم کے کلام مبارک مین بہی اصلاح دیتے ہین آپنے اُن لڑکیون پر
جو حکم شرک کا نہین لگایا اُسکی وجہ یہہ ہے کہ وہ اِس حکم سے جاہل محض تھین جو امر جہالت
سے ہوتا ہے اُسپر حکم کفر کا نہین لگایا جاتا ہے نیز وہ ابھی بلوغت کو نہ پہونچی تھین جو اُنپر شرک کفر کا
حکم لگایا جاتا **مولف مجہول فرماتے ہین** - یہان گفتگو تو بہت کچھ ہے مگر مین بکمال
اختصار مظہری شرح مصابیح کو پیش کرتا ہون وہ لکھتے ہین الخ **جواب** مظہری شرح مصابیح
کوئی مشہور کتاب نہین ہے اور نہ اُسکے مولف مشہورین سے ہین اور اِسپر بھی یہ عبارت
ہمارے منافی نہین ہے اُس مین صاف لکھا ہے کرہ ان یقول احد انہ علیہ السلام یعلم
الغیب مطلقا لان الغیب لا یعلمہ الا اللہ بل یجب ان یقال یعلم رسول اللہ صلعم
من الغیب ما اخبرہ اللہ بہ یعنی حضرت صلعم نے مکروہ جانا کہ کوئی یہ کہے کہ کوئی سوائے
اللہ کے غیب کو مطلقا جانتا ہے کیونکہ سوائے اللہ کے کوئی غیب کو نہین جانتا بلکہ
واجب تھا یہ کہا جاتا کہ رسول اللہ صلعم اُن غیب کی باتون کو جانتے ہین جنکو اللہ نے آپکو
بتا دیا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ جسکو اللہ نے بتایا وہ غیب ہی نہ رہا اِس سے تو آپلوگونکی
جڑ کٹ گئی **مولف مجہول فرماتے ہین** اب ہی حضرت عائیشہ صدیقہ رض کی حدیث جو
کوئی کہے کہ رسول اللہ صلعم غیوب خمسہ مندرجہ آیت کو جانتے وہ جھوٹھا ہے اِسکے جواب مین
علماء محققین کے اقوال پیش کرون تو یقیناً کئی صفحے رنگ جائین یہان اِسقدر سمجھ لینا کافی
ہے کہ یہہ صدیقہ والی نفی بھی ذاتی اور استقلالی ہی کی نفی ہے ورنہ دعوے رسول اکرم
صلعم کے مقابل مین جس مین صدہا احادیث صحیحہ وارد ہین حضرت صدیقہ کا اجتہاد کب
قابل سند ہوسکتا ہے الخ **جواب** حضرت عائشہ کی روایت اول تو موقوف نہین بلکہ حکما
مرفوع ہے کما لا یخفی علی ماہر الاصول پہر حضرت ابن عمر رض کی حدیث مرفوعا اِس معنی کی بخاری

مین موجود ہے چنانچہ بخاری جلد دوم صفحہ ۶۶۲ مین ہے عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ
ان رسول اللہ صلعم قال مفاتح الغیب خمس ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الخ
یعنی حضرت صلعم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیان پانچ ہین اللہ کے ہی نزدیک علم قیامت کا
ہے وہی پانی برساتا ہے کیون جناب اب تو حضرت عائشہ صدیقہ کا اجتہاد نہ رہا اب
بتائے حضرت صلعم کی حدیث مرفوع اور حضرت عائشہ صدیقہ کے قول کے مقابلہ مین
کیسے کسی کا قول سنا جائیگا مسلمانون کی تو یہہ شان نہین ہے آپ لوگ جو چاہین کرین
مولف مجہول نے اس حدیث اور صحابی کے قول کے سامنے سیوطی کی خصائص الکبریٰ کا
حوالہ دیا ہے کہ بعض نے کہا کہ حضرت صلعم کو پانچ چیز کا علم دیا گیا تھا اول تو خصائص
الکبریٰ کوئی مشہور کتاب نہین اور پھر یہ بعض مجہول آپ کیسے ایسے اقوال واہیہ سے
حدیث مرفوع و قول صدیقہ رض کو جسکے مخالف کوئی صحابی نہین ہے رد کرنا آپ لوگون کا
کام ہے۔ اب اسکے بعد مولف مجہول نے چند اقوال لوگونکے نقل کئے ہین ہم مولف سے
اسیقدر کہتے ہین کہ ہم لوگون کے مقابل مین اقوال نقل کرنا جائے تعجب ہے کیا آپ کو
یہہ نہین معلوم کہ صحابی کے قول مین تو اختلاف ہے کہ حجت ہے یا نہین امام شافعی وغیرہ
کے نزدیک صحابی کا قول حجت نہین فقط امام ابو حنیفہ کے نزدیک صحابی کا وہ قول حجت
ہے جسکا مخالف کوئی صحابی نہو اور باقی کسی کا قول حجت نہین ہے پھر ان لوگون کے اقوال
کو جو بعد چھٹی صدی کے ہوئے ذکر کرنا محض بے سود ہے کیونکہ وہ کسی کے نزدیک حجت نہین
ہین اور مشتہر صاحب نے جو چند قول ذکر کئے ہین تو وہ فقہ کی بعض عبارتین لکھی ہین کہ آپ
لوگ حنفی ہین فقہ مین تو آپ کے یہہ لکھا ہے پھر حنفی مذہب سے کیون منہ موڑتے ہین۔ اب
ان اقوال کا جو مولف نے جواب لکھا ہے ہم مختصراً ونیز بھی کلام کرنا مناسب سمجھتے ہین تاکہ
ناظرین کو پھر کسی جواب کی حاجت نہ رہے یہانپر پہلے ایک مقدمہ ممہد کیا جاتا ہے جس آدمی
کے دو قول متعارض ہون تو ان مین وہ قول مختار ہوگا جو خود اسکا ذاتی قول ہو اور

اُسکو اس نے دلیل شرعی سے ذکر کیا ہو اور مجرد کسی کا قول فعل سواے رسول کریم کے
حجت نہین ہے - بعد اس تمہید کے ہم قول مولف مجہول کو لکہتے ہین پہلے فتاوے قاضی
خان کی عبارت تہی اُسکو تو مولف مجہول کہا بد ہے اُسکا کچہہ جواب نہین ہو سکا
ایک حدیث موضوع کو پیش کرکے اُسکو توٹال دیا اور یہ نہ سمجہا کہ ہمارے مذہب پر
بٹا لگتا ہے کہ ہمارے مذہب والے حدیثون کا خلاف کرتے ہین دوسری عبارت ملا علی
قاری کی شرح فقہ اکبر کی تہی کہ انبیا غیب کو نہین جانتے تہے مگر جو بہی اُنکو اللہ نے
بتایا اور حنفیون نے تصریح کی ہے جو اعتقاد انبیا کی غیب دانی کا رکہے وہ کافر ہے
اِسکے جواب مین مولف مجہول فرماتے ہین مولانا قاری رح کی عبارت سے خدا معلوم
غیر المقلد مع دیگر وہابیہ نے کیا مطلب نکالا کیا اِس نفی غیب کے ساتہ حضرات کو موٹا
سا استثنا نہین سوجہتا جسکا مطلب پہر پہرکر وہی ہو گیا کہ انبیا علیہم السلام کی نسبت
علم ذاتی استقلالی کا اعتقاد کفر ہے اور خداوند تعالیٰ کے اعلام سے انبیا بہی عالم الغیب
ہو سکتے ہین الخ جواب اجی حضرت کچہہ خیر تو ہے یہ کیا بیہودہ بکنے لگے اِسکا منکر کون ہے
کہ اللہ انبیا کو احیانا نہین بتاتا - اور جو اللہ نے بتایا وہ غیب کب رہا وہ اللہ کی بتائی
ہوئی بات ٹہری پہر حضرت صلعم نے امت کو بتایا تو سب ہی عالم الغیب حسب زعم آپکے
ٹہرے جہگڑا تمام ہوا - اللہ تو کلمہ حصر سے فرماتا ہے انما الغیب للہ یعنی علم غیب کا حصر اللہ
ہی کے ساتہ ہے یہ مبتدعین اوروں کو بہی عالم الغیب بتائین - فلا یظہر علے غیبہ کا جواب
بسط سے پہلے دیا گیا اور آپ کا مذہب جو ایجاب کلی کا ہے یہ احیانا اُسکی جڑ کاٹ رہا ہے
یہ یاد رکہیے کہ اہل حدیث اور علماء دیوبند یا گنگوہ کا یہہ مذہب نہین ہے کہ اللہ نے کوئی
بات بہی اپنے رسول کو نہین بتائی یہ محض آپکا اتہام ہے - اِسکے بعد جو مرقاۃ کی عبارت
آپ نے نقل کی ہے اُس سے بہی آپکا مدعا ایجاب کلی کا نہین نکلتا بلکہ علم اضافی کو وہ
فرما رہے ہین اور حضرت صلعم کی نسبت علم غیب کا کچہہ ذکر تک نہین اور دوسرا قول

جو آپ نے نقل کیا ہے وہ اُنکا قول نہین بلکہ دوسرے کا نقل کرکے اُسکو رد کر دیا ہے
ایسے ہی کوئی قول مولف مجہول نے ایسا نہین نقل کیا جس سے ایجاب کلی کا مدعا ثابت
ہو مشتہر صاحب نے اِسکے بعد فتاوے بزازیہ کا حوالہ دیا تھا کہ جو یہہ کہے کہ ارواح
مشایخ کی حاضر ہوتی ہین وہ کافر ہے حالانکہ فتاوے بزازیہ آپکے فقہ کی بہت مستند
کتاب ہے اُس مین جو کچھہ ہے آپ پر حجت ہے اِسکے جواب مین آپ شاہ ولی اللہ کی عبارت
نقل کرتے ہین کہان آپکی مستند کتاب کہان عقلی بات شاہ صاحب کی اور اُسکو بہی آپ نے
سمجھا نہین شاہ صاحب نے اپنی محض عقل سے بعض ارواح کا حال لکہا ہے کہ وہ فرشتون
کے ساتھہ جاملتی ہین جیسے فرشتون کو الہام ہوتا ہے ایسے ہی اُن کو بہی - اِس سے علم
غیب اور روح کا حاضر ہونا کہان سے نکلا ایسے ہی بحر الرائق نہایت مستند کتاب ہے
مشتہر نے آپکے عقیدہ کی بات پیش کی ہے اِسکا جواب بہی آپ سے نہین ہوسکا اور جو
شامی کی عبارت آپ نے نقل کی ہے وہ بہی آپ ہی پر حجت ہے مگر مشکل تو یہ ہے کہ
آپ کو فہم نہین قاضی عیاض اور زرقانی اور مولف مواہب لدنیہ کے اقوال اول تو
حجت نہین ہین پہر جو اُنھون نے لکہا ہے ہمارے منافی نہین ہے کیونکہ اِسکے ہم لوگ
خود قائل ہین کہ اللہ تبارک تعالی نے رسول اللہ صلعم کو بہت باتین بذریعہ وحی یا
الہام کے بتائین خود رسول اللہ صلعم بذاتہ ایک بات بہی نہین جانتے تہے اور نہ جان
سکتے ہین آپ کو مواہب لدنیہ کے اقوال پر بڑا بہروسہ ہے ذرا اُن کی تصریحات کا جو
اِس بارے مین اُنھون نے کی ہین ملاحظہ فرمائے وہو ان علم الغیب مختص باللہ تعالی
وما وقع منہ علے لسان نبیہ صلعم وغیرہ فمن اللہ تعالی اما بوحی او الہام ویدل
علے ذلک الحدیث الذی فیہ انہ لما ضلت ناقتہ صلعم تکلم بعض المنافقین وقال
ان محمد ایزعم انہ یخبرکم عن خبر السماء وھو لا یدری این ناقتہ فقال صلعم لما
بلغہ ذلک واللہ انی لا اعلم الا ما علمنی ربی وقد دلنی ربی علیہا وھی فی موضع

کذا و کذا احبستها شجرۃ بخطامها فذهبوا فوجدوها کما اخبر صلعم فهیہ انه لا یعلم شیئ سواہ جدارہ الا ما علمہ ربہ تبارک و تعالیٰ۔ شان یہ ہے کہ علم غیب کا اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص ہے اور جو نبی صلعم یا دوسرے کی زبان پر واقع ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بذریعہ وحی یا الہام کے اسپر وہ حدیث دلالت کرتی ہے جس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم کی اونٹنی گم ہوگئی بعض منافقون نے اس بارے مین کلام کیا جب آپ کو یہہ خبر پہونچی تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم مین نہین جانتا مگر جسکو اللہ نے مجھکو بتا دیا اور میرے رب نے مجھکو اونٹنی کی خبر دیدی ہے وہ فلان فلان جگہ مین ہے اسکی مہار فلان درخت مین اٹک رہی ہے لوگ گئے اسکو وہین پایا جہان حضرت صلعم نے خبر دیا تھا پس یہ بات صحیح ہوئی کہ حضرت صلعم دیوار کے پیچھے کی بات کو نہین جانتے تھے مگر جو آپکو اللہ تبارک نے بتا دیا۔ کہئے جناب صاحب مواہب نے کیا حق بات کو کھولکر بیان کر دیا کہ علم غیب اللہ تبارک و تعالےٰ کے ساتھ خاص ہے آپ وہی جانتے تھے جو اللہ نے آپ کو بتا دیا۔ ایسے ہی صاحب مسک الختام نے دین الخالص مین جو آپکی آخر کی تالیف ہے فرمایا ہے ای لا علم لاحد من خلقہ بشیء من الامور الغیبۃ التی استاثر اللہ بعلمھا ویستوی فی ذلک الملائکۃ والانبیاء والرسل والاولیاء والجن والشیاطین وغیرھم۔ دین الخالص جلد اول صف ۲۰۹ باب فی رد الاشراک فی العلم۔ یعنی کسی کو اسکی مخلوقات سے امور غایبہ کا علم نہین ہے جسکو اللہ نے اپنے لئے اختیار کیا ہے چاہے فرشتے ہون یا انبیا یا اولیا یا جن یا شیطان یا سوا اُسکے۔ نواب صاحب مرحوم مغفور نے یہ باب خاص اسی رد شرک علم کے بارے مین مقرر کیا ہے مسک الختام کی جو عبارت آپ نے نقل کی ہے یہ کتاب انکی ابتدا ر تالیف کی ہے اور پھر وہ عبارت انھون نے بعض عرفا کی نقل کی ہے اور یہہ عبارت جو ہم نے نقل کی خاص انکی ہے اور اِس کتاب مین اِس شرک فی العلم کو بہت اچھی طرح سے

نواب مرحوم نے رد کیا ہے الہم اغفرلہ - آب ہم اپنے رسالے کو اِسی پر ختم کرتے ہین
اور چلتے چلاتے یہہ بات اور کہے دیتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ کی تقریر جو مولانا
رشید احمد صاحب و علماء دیوبند کی نسبت لکھی ہے محض ایک دیوانہ کی بڑ ہے.
بیشک علماء دیوبند و گنگوہ اور اہل حق اُن علماء مکہ معظمہ و مدینہ منورہ سے بڑھکر
ہین جو شرک و بدعت مین مبتلا ہین فلیکن هذا آخر الکلام و آخر دعوٰنا
ان الحمد للہ رب العالمین صلی اللہ علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین
شوال سنہ ۱۳۱۸ھ

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ کریمہ

اس ضمیمہ کو ضرور من اولہ الیٰ آخرہ للہ ملاحظہ فرمائے

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
امابعد۔ اے بھائی مسلمانو میں تمہارا خیر خواہ ہون کیون نہ خیر خواہ ہون حضرت صلعم نے عبادہ
رض سے بیعت لی والنصح لکل مسلم یعنی ہر مسلمان کی خیر خواہی کرین بھائیو خیال کرو شرک بڑی
بلا بڑی آفت ہے اللہ تبارک تعالیٰ اور سب گناہون کو جسکو چاہے گا معاف کردے گا
مگر شرک کو نہ بخشے گا اللہ اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ
ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء سورہ نساء۔ یعنی اللہ شرک کرنے والے کو نہ بخشے گا
ماسوائے شرک کے اور سب گناہون کو جسکو چاہے گا بخشدیگا اور اللہ فرماتا ہے ومن
یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا سورہ نساء یعنی جس نے اللہ کے ساتھ شرک
کیا وہ بڑا گمراہ ہوا۔ اور حضرت صلعم کو اللہ تبارک تعالےٰ نے خطاب کرکے فرمایا ہے
ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخا سرین
سورہ زمر۔ یعنی بیشک تیری طرف اور تیرے سے پہلے نبیون کی طرف وحی کی گئی ہے
اگر فرضا تو بھی شرک کریگا تو تیرے عمل باطل ہو جائینگے اور تو ٹوٹا پانیوالون سے ہوجائیگا
اے بھائی جب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے رسول پاک خاتم النبیین شفیع المذنبین
کی نسبت یہ فرماتا ہے کہ اگر فرضا آپ بھی شرک کرین تو آپکے بھی عمل باطل ہوجائینگے
تو دوسرے کسی کا کیا ٹھکانا ہے ترمذی کی حدیث مین آیا ہے اللہ فرماتا ہے اے میرے
بندے اگر تو مجھسے زمین کے برابر گناہ لیکر ملیگا اور تو نے شرک نہ کیا ہوگا تو مین تجھہ

پرواہ نہ کرون گا سب کو معاف کردونگا اے بھائی خیال کر شرک دو طرح سے ہوتا ہے
ایک اللہ کی ذات مین دوسرے اسکی صفات مین عالم الغیب ہونا یہ اللہ کی خاص
صفت ہے اللہ تعالیٰ سورۂ ہود مین فرماتا ہے وللہ غیب السمٰوٰت والارض یعنی اللہ
ہی کے لئے آسمانون اور زمینون کا علم ہے یہانپر جار و مجرور مقدم کیا گیا ہے جس سے
سے فائدہ حصر کا ہوتا ہے یعنی اللہ ہی کے لئے علم غیب کا ہے اور سورۂ یونس رکوع ۲
مین ہے انما الغیب للہ۔ یعنی سوای اسکے نہین کہ غیب کا علم اللہ ہی کو ہے انما کلمہ حصر
کا ہے اسکو ہر مبتدی بہی جانتا ہے اللہ نے حصر کردیا ہے کہ غیب اللہ ہی کے لئے مختص
ہے۔ کسی آیت یا حدیث مین یہ منصوصًا نہین ہے کہ رسول اللہ صلعم نے یا کسی نبی نے
یہ فرمایا ہو کہ مین غیب کو جانتا ہون بلکہ ہمارے نبی صلعم نیز اور انبیا نے صاف
صاف بیان فرمایا ہے کہ ہم لوگ غیب کو نہین جانتے اب کچھہ حال حضرات انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام کا لکہا جاتا ہے پہلے حضرت آدم ابو البشر مین سورہ اعراف رکوع
۲ مین ہے ویا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ فکلا من حیث شئتما ولا تقربا
ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین فوسوس لہما الشیطان لیبدی لہما ما ووری عنہما
من سوآتہما وقال ما نہٰکما ربکما عن ہذہ الشجرۃ الا ان تکونا ملکین او تکونا من
الخالدین وقاسمہما انی لکما لمن الناصحین ترجمہ اے آدم رہ تو اور بیوی تیری
جنت مین اور تم دونون جہان چاہو جنت سے کھاؤ اور اس درخت کے نزدیک
مت جانا پس تم ظالمون سے ہوجاؤگے شیطان نے اُن دونون کو وسوسہ دیا تاکہ
ظاہر کردے اُنسے اُنکے شرمگاہون کو جو چھپائی گئی تہین اور کہا کہ تمہارے رب نے
اِسلئے تم کو منع کیا ہے کہ تم دونون فرشتے نہ ہوجاؤ یا ہمیشہ رہنے والون سے نہ ہوجاؤ
اُن دونون سے قسم کھایا کہ مین تمہارا خیرخواہ ہون اِسلئے حدیث مین آیا نسی آدم
فنسیت ذریتہ وخطی آدم فخطت ذریتہ ترمذی جلد ثانی صفحہ ۱۵۱ یعنی حضرت آدم بھول گئے

اسلیے اُنکی اولاد بہول گئی ہے حضرت آدم سے خطا ہوئی اُن کی اولاد سے بھی خطا ہوئی ہی۔ اور
اسی حدیث مین جو ترمذی کے صفحہ ۱۵۰ مین ہے لکہا ہے کہ حضرت آدم نے داؤد علیہ السلام کو چالیس
برس کی عمر دیکر دنیا مین انکار کر گئے۔ اے بھائیو یہہ حضرت آدم ابو البشر جن کو اللہ نے کل
اسماء مسمیات کے سکہائے تھے اگر غیب دان ہوتے تو شیطان کی قسم کا کیون اعتبار
کر لیتے پھر وقت مرنے کے اپنی عمر چالیس برس کی عطا کی ہوئی کو کیون بہول جاتے سوائے
عالم الغیب کے کوئی دوسرا غیب نہین جانتا اور سورہ ہود مین ہے ولا اقول لکم عندی
خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک حضرت نوح علیہ السلام فرماتے ہین
اور مین نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور مین غیب کو بھی نہین جانتا اور
مین یہہ بھی نہین کہتا کہ مین فرشتہ ہون۔ اے مسلمانو خیال کرو حضرت نوح سا الوالعزم
رسول صاف صاف فرماتا ہے کہ مین غیب نہین جانتا اور نہ تمہارے دل کی بات جانتا
ہون اور سنئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی نسبت اللہ فرماتا ہے سورہ ہود رکوع ۷
مین ہے ولقد جاءت رسلنا ابراھیم بالبشری قالوا سلاما قال سلام فما لبث ان
جاء بعجل حنیذ فلما رآ ایدیھم لا تصل الیہ نکرھم واوجس منھم خیفۃ قالوا لا تخف
انا ارسلنا الی قوم لوط اور بیشک آئے ہمارے قاصد ابراہیم کے پاس خوشخبری (اولاد)
کی لیکر آکر اُنھون نے سلام کہا حضرت ابراہیم نے کہا سلام ہے پس نہ دیر کی کہ لائے گوے
کا بچہ بُہنا ہوا پس جب دیکھا کہ اُنکے ہاتھ اسکی طرف نہین پہونچتے انجان ہوا اُنسے اور جی مین
چھپایا اُنسے ڈر کو فرشتون نے کہا مت ڈر ہم تیرے رب کے قاصد ہین حضرت ابراہیم
خلیل اگر غیب دان ہوتے تو فرشتون کے سامنے کیون کھانا لاتے اور کیون اُن سے
ڈرتے اور کیون نہ اُنکو پہچانتے اور بخاری جلد اول صفحہ ۴۷۳ مین ہے فاتتہ وھو
قائم یصلی فاومأ مھیا قالت رد اللہ کید الکافر او الفاجر فی نحرہ واخدم ھاجر یعنی
حضرت سارہ ظالم بادشاہ کے پاس سے لوٹ کر آئی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کہڑے ہو کر

نماز پڑھ رہے تھے اپنے ہاتھ سے اِشارہ کرکے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہارا کافر بادشاہ کے
ساتھ ہوا حضرت سارہ نے فرمایا اللہ نے مکر کافر کا کہا یا فاجر کا کہا اُسکے سینے مین لوٹا دیا
اور اُس نے خدمت کے لئے ایک لونڈی بہی مجھکو دیا - یہ بخاری شریف کی حدیث صحیح
متفق علیہ ہے یہ واقعہ بعد دیکھنے ملکوت السمٰوات والارض کے تھا پھر بھی حضرت ابراہیم
کو حال بادشاہ کا نہ معلوم ہوا سوائے اللہ کے کوئی غیب دان نہین ہے اور اللہ تعالےٰ
حضرت لوط کے بارے مین فرماتا ہے سورہ ہود رکوع ۷ مین ہے ولما جاءت رسلنا لوطا
سیٔ بہم وضاق بہم ذرعا وقال ھذا یوم عصیب اور جب آئے قاصد ہمارے
لوط کے پاس غمگین ہوا اُنکے باعث اور تنگ ہوا دل مین اور کہا یہہ دن ہے سخت -
ناظرین خیال کرین کہ حضرت لوط اللہ کے فرشتون کو نہ پہچان سکے اور غمناک ہوئے کہ
میری قوم اِنکو نہ چھوڑے گی کیونکہ وہ لوگ خوبصورت لڑکون کی شکل مین آئے تہے جب
فرشتون نے لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ مت ڈرئے ہم اللہ کے قاصد ہین یہ لوگ ہم کو
نہین پاسکینگے تب اُنکو تسکین ہوئی اگر حضرت لوط غیب جانتے تو کیون غمناک ہوتے اور
اللہ سبحانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے مین فرماتا ہے قال لہ موسیٰ ھل اتبعک علےٰ
ان تعلمن مما علمت رشدا سورۂ کہف رکوع ۹ موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے
کہا کیا مین آپکے ہمراہ چلون کہ آپ مجہے اپنے علم سے کچھ سکھائے اور اِسی رکوع مین
یہہ بہی ہے قال ذلک ما کنا نبغ فارتدا علےٰ اثارھما قصصا موسیٰ علیہ السلام نے یوشع سے
کہا کہ یہی تو ہم طلب کرتے تہے دونون اپنے نقش قدمون کو تلاش کرتے ہوئے پیچھے کو لوٹے
اِس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ اگر موسیٰ علیہ السّلام غیب کی بات جانتے تو حضرت خضرؑ
سے کیون سیکھنے جاتے اور مچھلی گم ہوجانے کو کیون نہ معلوم کرلیتے پھر ڈھونڈھتے ہوئے
کیون جاتے سارا قصّہ موسیٰ او خضر کا قرآن مین سورہ کہف سے دیکھ جائے اور پھر
بخاری شریف کتاب العلم مین جو اِسکے متعلق حدیث ہے اُسکو ملاحظہ کرجائے کہ موسیٰ

علیہ السلام نے خطبہ پڑھا ایک آدمی نے پوچھا کہ آپ سے زیادہ کوئی جاننے والا ہے حضرت موسیٰ نے کہا نہیں اللہ نے فرمایا ہمارا ایک بندہ خضر تجھسے بھی زیادہ جاننے والا ہے غرض موسیٰ علیہ السلام اگر غیب جانتے تو یہہ کیون فرماتے کہ مجھسے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں اے بھائی سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا سورۂ مائدہ رکوع ۱۹ مین ہے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئ شہید پس جب قبض کیا تو نے مجھکو تو ہی اونپر نگہبان تھا اور تو ہر شے پر نگہبان ہے جب عیسے علیہ السلام سے اللہ قیامت کیدن سوال کریگا کہ کیا تو نے کہا تھا کہ مجھکو اور میری ماکو سوائی خدا کے معبود بناؤ حضرت عیسے فرمائینگے - تجھکو پاکی ہے نہیں ہے واسطے میرے کہ مین ایسی بات کہتا جسکے کہنے کا مجھکو حق نہ تھا اگر مین کہتا تو تجھکو معلوم ہوتا تو میرے جیسکی بات کو جانتا ہے مین تیرے جیکی بات کو نہین جانتا تو ہے غیبون کا جاننے والا - قیامت کے روز حضرت عیسے صاف فرمائین گے کہ مین غیب کی بات کو نہین جانتا تو ہے غیب کی بات کا جاننے والا - اب رہے ہمارے رسول کریم سب انبیا کے سردار محمد رسول اللہ صلعم خاتم النبیین شفیع المذنبین آپ کو اللہ تعالی نے بہت باتین بتائی تھین آپ نے حضرت عیسے کے اُترنے کی خبر دی دجال وغیرہ فائدکل فتن کو بذریعہ وحی کے بتایا یہ سب باتین اللہ کی بتائی ہوئی تھین آپ غیب نہین جانتے تھے اب اُن آیتون اور حدیثون کو غور سے سنو جنسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم غیب کی بات نہین جانتے تھے اللہ تبارک تعالی قرآن مجید و فرقان حمید مین فرماتا ہے سورہ انعام پارہ ۷ رکوع ۵ مین ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی یعنی تو کہہ مین تم کو نہین کہتا کہ میرے نزدیک خزانے اللہ کے ہین اور مین غیب کو بھی نہین جانتا اور یہہ بھی مین تم کو نہین کہتا کہ مین فرشتہ ہون مین نہین پیروی کرتا مگر اُسکی جو میری طرف وحی کی گئی ہے یہ آیت اِس بارے مین نص ہے

که رسول الله صلعم غیب نہین جانتے تھے۔ اور اِس سورہ کے رکوع ۶ مین ہے وعندہ
مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو۔ یعنی الله کے نزدیک کنجیان غیب کی ہین نہین جانتا
اُنکو مگر وہی الله۔ اور حدیث بخاری مین اِن کنجیون کی تفسیر آچکی ہے کہ وہ پانچ ہین
ان الله عندہ علم الساعة آخر تک سورۂ اعراف پارہ ۹ رکوع ۲۳ مین ہے یسئلونک
عن الساعة ایان مرسٰها قل انما علمها عند ربی ترجمہ تجھسے قیامت کا حال پوچھتے ہین
کہ اُسکا وقت کب ہے تو کہدے کہ اُسکا علم تو میرے رب کو ہی ہے اِس آیت سے
معلوم ہوا کہ قیامت کا علم رسول الله صلعم کو نہ تھا جس سے ایجاب کلی کا سلب ہوا۔
اور سورۂ اعراف رکوع ۲۳ مین ہے ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر
وما مسنی السوء یعنی اور اگر مین غیب کی بات کو جانتا تو البتہ بہت بہلائی کو مین جمع
کرلیتا اور مجھے کبھی ضرر نہ پہونچتا۔ یہ آیت بہی نص ہے کہ آپ غیب کی بات نہ جانتے تہے
ایسی کوئی آیت یا حدیث مخالفین پیش کرین جسکا یہ مضمون صاف ہو کہ مین غیب جانتا ہون
تو البتہ اُنکا دعوے کچھ پائدار ہوسکتا ہے اور سورہ نحل رکوع ۱۱ مین ہے ولله
غیب السموات والارض یعنی الله ہی کے لئے غیب آسمانون کا اور زمین کا ہے
جار مجرور کا مقدم کرنا فائدہ حصر کا دیتا ہے یعنی علم غیب الله ہی کے لئے منحصر ہے اور پارہ
۲۰ سورۂ نمل رکوع ۵ مین ہے قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله یعنی تو کہہ
جو آسمانون و زمینون مین ہے غیب کو نہین جانتا مگر الله جانتا ہے من کا لفظ عام
ہے جو نبی غیر نبی سب کو شامل ہے اور سورہ لقمان رکوع ۴ مین ہے اِن الله عندہ
علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا
وما تدری نفس بای ارض تموت ان الله علیم خبیر یعنی الله ہی کے نزدیک علم قیامت
کا ہے اور الله ہی پانی کو اُتارتا اور پیٹ کی بات کو وہی جانتا ہے اور کوئی جی نہین جانتا
کہ کل کیا کریگا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کس زمین مین مریگا الله ہی جاننے والا خبردار ہے

تفسیر روح البیان مطبوعہ مصر جلد رابع کے صفحہ ۵۳۷ مین اِس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے من ادعی علم شئی من ہذہ المغیبات الخمس فہو کافر باللہ تعالیٰ وانما عدہ ہذہ الخمس وکل المغیبات لا یعلمہا الا اللہ لما ان السوال ورد عنہا کما سبق فی سبب النزول یعنی جس آدمی نے دعوے کیا اِن پانچ باتون مین سے کسی بات کے جاننے کا اُسنے اللہ کیساتھ کفر کیا اور اِن پانچ باتون کو اِسواسطے گِنا گیا حالانکہ کل مغیبات کا علم اللہ کو ہی ہے کیونکہ سوال انہین پانچ چیزون سے تہا جیسا کہ شان نزول مین بیان گذرا اور اِس آیت مین لفظ اِنّ سے خبر دی ہے جملہ مفسرین و اہل اصول کے نزدیک خبر مین نسخ نہین ہوتا اور آیتین بہت ہین کہانتک لکہی جائین عمل اور اعتقاد کے لئے ایک ہی آیت کافی ہے یہ آیتین جو نقل کی گئین نفی غیب رسول اللہ صلعم پر نص ہین اصول مین یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ نص کا درجہ مقدم ہے اب یہان پر حدیثین لکہی جاتی ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم غیب نہین جانتے تہے پہلی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضہ کی جو بخاری مطبوعہ مطبع احمدی کے صفحہ ۱۲ مین ہے فی خمس لا یعلمہن الا اللہ یعنی علم قیامت کا اُن پانچ چیزون مین ہے جنکو سوای اللہ کے کوئی نہین جانتا دوسری حدیث بخاری صفحہ ۶۶۵ مین ہے فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک یعنی تو نہین جانتا کہ اُنہون نے تیرے بعد کیا نیا طریقہ نکالا۔ اِس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم علم غیب نہین جانتے تہے اگر جانتے تو اُنکو کیون اپنا صحابی قرار دیتے تیسری حدیث بخاری جلد دوم صفحہ ۶۹۶ مین ہے قال اما بعد یا عائشۃ فانہ قد بلغنی عنک کذا وکذا فان کنت بریئۃ فسیبرئک اللہ وان کنت الممت بذنب فاستغفری اللہ وتوبی الیہ الخ یعنی فرمایا رسول اللہ صلعم نے بعد حمد صلوۃ کے اے عائشہ مجہکو تیری طرف سے ایسی ایسی بات پہونچی ہے اگر تو بری ہے تو اللہ تجہکو بری کر دیگا اگر تجہسے گناہ ہوگیا ہے تو تو استغفار کر اور اللہ سے توبہ کر۔ اِس حدیث سے یہ بات صاف معلوم ہوئی کہ آپ غیب کی بات نہ جانتے تہے اگر جانتے تو

توحضرت عائشہ کو یون کیون فرماتے اگر تجہسے گناہ ہوا ہے تو توبہ کر چوتھی حدیث بخاری جلد دوم صفحہ ٦٦٦ مین ہے عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلعم قال مفاتح الغیب خمس ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر یعنی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیان پانچ ہین اللہ کے نزدیک علم قیامت کا ہے اللہ ہی بارش کو اُتارتا ہے اور پیٹ مین جو ہے اسکو جانتا ہے اور کوئی جی نہین جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کس زمین مین مریگا اللہ جاننے والا خبردار ہے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیب کی کنجیان اللہ کے نزدیک ہین حدیث پانچوین صحیح مسلم مطبوعہ افضل المطابع جلد دوم صفحہ ٢٦٤ مین ہے قال حدثنی رافع بن خدیج قال قدم النبی صلعم المدینۃ وہم یابرون النخل یقول یلقحون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا کان خیرا قال فترکوہ فنفضت او قال فنقصت قال فذکروا ذلک لہ فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیء من رای فانما انا بشر راوی نے کہا کہ نبی صلعم مدینہ مین تشریف لائے وہ لوگ تابیر کرتے تھے یعنی نر کے گابے کو مادہ کھجور کے گابے مین ڈالتے تھے حضرت صلعم نے فرمایا تم کیا کرتے ہو لوگون نے کہا ہم ایسا کرتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا اگر تم نہ کرو تو اچھا ہو راوی نے کہا لوگون نے چھوڑ دیا پھل خراب آیا یا کم لگا صحابہ نے اِسکا حضرت صلعم سے ذکر کیا حضرت صلعم نے فرمایا مین آدمی ہون جب تمکو دین کی کسی شے کا حکم کرون تو تم لیلو اور جب تم کو اپنی راے سے حکم کرون تو مین آدمی ہون اِس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر رسول اللہ غیب کی بات جانتے تو لوگون کو تابیر سے کیون منع کرتے آپکو پہلے ہی معلوم ہو جاتا کہ ترک تابیر اچھا نہین ہے پیچھے کیون عذر کرتے حدیث چھٹی ابن ماجہ مطبوعہ مطبع فاروقی صفحہ ١٣٥ مین ہے فقالت دخل علی رسول اللہ صلعم صبیحۃ عرسی وعندی جاریتان تغنیان وتندبان آبائی الذین قتلوا یوم بدر وتقولان فیما تقولان وفینا نبی یعلم

مانی غد فقال اما هذا فلا تقولوه ما یعلم ما فی غد الا الله یعنی ربیع معوذ کی بیٹی نے کہا کہ
رسول اللہ صلعم میری شادی کی صبح کو میرے یہان آئے اور میرے نزدیک دو لڑکیان گا رہی
تھین اور میرے آبا سے جو بدر کیدن شہید ہوئے تھے اُنکے اوصاف بیان کر رہی تھین اپنے
اشعار مین کہہ رہی تھین ہمارے مین نبی ہین جو کل کی بات کو جانتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا
اِس بات کو مت کہو کل کی بات کو کوئی نہین جانتا مگر اللہ اِس حدیث مین نص ہے کہ خود رسول اللہ
صلعم نے جو صادق مصدوق ہین اپنے علم غیب کی نفی کردی اور یہ نفی مدینہ مین ایک مدت کے
بعد تھی اور معراج وغیرہ مکہ معظمہ مین ہو چکا تھا

حدیث ہفتم بخاری جلد دوم صفحہ ۱۰۶۵ مین ہے عن رسول اللہ صلعم انہ
سمع خصومة بباب حجرتہ فخرج الیہم فقال انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم ولعل بعضکم
ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ بذلک فمن قضیت لہ بحق مسلم
فانما ھی قطعة من النار فلیاخذھا او لیترکھا یعنی رسول اللہ صلعم نے اپنے حجرے کے دروازے
پر جھگڑے کو سنا آپ نے باہر تشریف لاکر فرمایا مین سوای اِسکے کہ آدمی ہون میرے پاس خصم یعنی
جھگڑنیوالے آتے ہین شاید بعض تمہارا البعض سے خوش بیان ہو مین اُسکی خوش بیانی سے اُسکو
سچا جانون اور اُسکے حق مین فیصلہ کردون پس جسکو مین حق مسلمان کا دلادون وہ سمجھے کہ جہنم کا
ایک ٹکڑا مین دلاتا ہون۔ اِس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم غیب دان نہ تھے اگر غیب
جانتے تو خلاف فیصلہ کا آپکو کیون خوف ہوتا حدیث ہشتم بخاری جلد دوم صفحہ ۹۲۳ مطبوعہ احمدی اتیت
النبی صلعم فی دین کان علی ابی فدقعت الباب فقال من ذا فقلت انا فقال انا انا کانہ
کرھھا یعنی جابر کہتے ہین مین نبی صلعم کیخدمت مین اپنے باپکے قرضہ مین گیا دروازے کو دھکا
دیا حضرت صلعم نے فرمایا یہ کون ہے مین نے کہا مین ہون آپنے فرمایا مین تو مین بھی ہون گویا آپنے
اِس کلمہ کو مکروہ سمجھا اگر رسول اللہ صلعم غیب جانتے تو جابر رض جب گھر سے چلے تھے تب ہی اب معلوم
کرجاتے پوچھنے کی ضرورت ہی کیا تھی حدیث نہم ابوداؤد مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۶ مین ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ صلعم یصلی باصحابہ اذ خلع نعلیہ فوضعھما عن یسارہ فلما رای ذلک القوم القوا نعالھم فلما قضی رسول اللہ صلعم صلاتہ قال ما حملکم علی القاءکم نعالکم قالوا رایناک القیت نعلیک فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلعم ان جبریل اتانی فاخبرنی ان فیھما قذرا الخ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے اچانک آپنے اپنے جوتہ کو نکالکر اپنے بائین جانب رکھدیا جب صحابہ نے یہ دیکھا تو آپکی متابعت کی انھون نے اپنے جوتون کو نکالدیا حضرت صلعم جب نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کہ تم لوگون نے اپنے جوتون کو کیون نکالدیا صحابہ نے کہا ہم لوگون نے آپکو دیکھا کہ آپنے نعلین مبارک کو اتار دیا حضرت صلعم نے فرمایا کہ جبریل نے آکر مجھکو خبر دیا کہ انمین نجاست ہے اے بھائیو خیال کرو کہ اگر رسول اللہ صلعم غیب دان ہوتے تو کیون نجاست والے جوتون سے نماز پڑھتے

حدیث دہم بخاری جلد اول صـ ٩٥ مین ہے فقلت الا تحدثینی عن مرض رسول اللہ صلعم قالت بلی ثقل النبی صلعم فقال اصلی الناس قلنا لا وھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ یعنی عبید اللہ راوی کہتے ہین کہ مین نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا کہ کیون نہین آپ مجھکو مرض رسول اللہ صلعم کی حدیث بیان کرتین حضرت عائشہ فرماتی ہین مین نے کہا اچھا بیان کرتی ہون حضرت صلعم بیمار ہوئے پس پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہمنے کہا نہین اے اللہ کے رسول وہ آپکی انتظاری کر رہے ہین حضرت صلعم نے فرمایا میرے لئے لگن مین پانی رکھو حضرت عائشہ فرماتی ہین ہمنے پانی رکھا پس آپنے غسل فرمایا اور کھڑے ہونیلگے آپ پر غشی آگئی جب آپکو افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا کیا لوگون نے نماز پڑھا ہمنے کہا نہین لوگ آپکی انتظاری کرتے ہین۔ اے بھائی مسلمانو اگر رسول اللہ صلعم غیب جانتے تو یہ کیون دریافت فرماتے کہ لوگون نے نماز پڑھی کہ نہین یہ واقعہ آپکے آخر کا ہے.

مشکوۃ مطبوعہ انصاری صـ ٤٨٢ عن جابر قال سمعت النبی صلعم یقول قبل ان یموت بشھر تسئلونی عن الساعۃ وانما علمھا عند اللہ ترجمہ جابر نے کہا مین نے نبی صلعم سے آپکے مرنے کے ایکماہ قبل سنا کہ فرماتے تھے تم مجھسے قیامت کے آنیکا حال پوچھتے ہو سوائے اسکے نہین کہ اسکا علم اللہ کو ہی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ مرتے دم تک قیامت کے آنیکا وقت نہ جانتے تھے اب احادیث کو ختم کرتا ہون اگر پوری تلاش کیجائے احادیث کے لکھنے

کیلئے ایک فرچاہئے اب کچھ آثار صحابہ کے ملاحظہ کرو امام جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین تحریر فرمایا ہے
تاریخ الخلفاء مطبوعہ مصر صفحہ ۳۲ مین ہے انی استخلفت علیکم بعدی عمر بن الخطاب فاسمعوا له واطیعوا وانی
لم ال الله ورسوله ودینه ونفسی وایاکم خیرا فان عدل فذلک ظنی به وعلمی فیه وان بدل فلکل
امرء ما اکتسب والخیر اردت ولا اعلم الغیب وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون والسلام علیکم
یعنی حضرت ابوبکر صدیق رض فرماتے ہین کہ مین نے خلیفہ کیا تمپر اپنے پیچھے عمر بن خطاب کو تملوگ اُسکی باتونکو سنو اور
اُن کی اطاعت کرو مین نے اللہ و رسول و راُسکے دین اور اپنی اور تمہاری بہتری مین کمی نہین کی اگر حضرت عمر نے
انصاف کیا پس یہی میرا گمان اور علم اُنکے ساتھ ہے اور اگر خلاف کیا تو ہر آدمی کیلئے وہ ہے جو اُسنے کمایا مین نے
تو خیر کا ارادہ کیا ہے مین غیب کی بات نہین جانتا قریب ہے کہ جان لینگے وہ لوگ جو ظلم کرتے ہین کسجگہ پلٹا کو پلٹینگے
سلامتی ہو تمپر حضرت عثمان رض نے یہ تحریر سب صحابہ کو سنائی سبنے اسکو تسلیم کیا کسی نے یہ نہ کہا کہ ہم غیب کو جانتے
ہین تو اب یہ اجماع صحابہ کا ہوا تو جب صحابہ بے غیب جانا تو پھر کون دعوی کرسکتا ہے کہ مین غیب جانتا ہون
اور سنو بخاری مطبوعہ احمدی جلد دوم صفحہ ۱۰۹۸ مین ہے عن عائشة قالت من حدثک ان محمدا رای ربه فقد کذب
وهو یقول لا تدرکه الابصار ومن حدثک انه یعلم الغیب فقد کذب وهو یقول لا یعلم الغیب الا الله
یعنی عائشہ رض سے روایت ہے اُنھون نے فرمایا جو تجھسے بیان کرے کہ رسول اللہ صلعم نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو اُس نے جھوٹھ کہا
اللہ فرماتا ہے اُسکو آنکھین نہین پاسکتین اور جو تجھسے بیان کرے کہ رسول اللہ صلعم غیب کی باتکو جانتے تھے اُس نے
جھوٹھ کہا اللہ فرماتا ہے کہ غیب کو سوای اللہ کے کوئی دوسرا نہین جانتا فتح الباری جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۴ مین ہے
عن ابن مسعود قال اوتی نبیکم صلعم علم کل شی سوی هذه الخمس عن ابن عمر مرفوعا نحوه اخرجهما احمد
یعنی ابن مسعود نے فرمایا کہ نبی تمہارے صلعم ہر شے کا علم دیے گئے سوا اِن پانچکے اور ابن عمر سے مرفوعا اسکی مثل مروی ہے
ان دونون اثرون کو احمد نے نکالا ہے غرض صحابہ تابعین کا اجماع ہے کہ رسول اللہ صلعم غیب نہین جانتے تھے ابن عمر
اور ابن مسعود نے جب فرمایا تو کسی صحابی نے اسکے خلاف نہین بیان کیا چونکہ مولف مجہول و اکثر عوام حنفی ہین اسلیے
ہم اس مسئلہ مین حنفی مذہب کی تصریحات کو نقل کرتے ہین فتاوی قاضیخان مطبوعہ مطبع نولکشور جلد ۴ صفحہ ۳۶۶ و ۲۴۹ مین ہے
رجل تزوج امراة بغیر شهود فقال الرجل للمراة (خدائی را و پیغامبر را گواه کردیم) قالوا یکون کفرا لانه اعتقد

ان رسول اللہ صلعم یعلم الغیب وھو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت یعنی ایک آدمی نے
ایک عورت سے نکاح بغیر گواہ کے کیا آدمی نے عورت سے کہا مین اللہ اور پیغمبر کو گواہ ٹھیراتا ہون فقہانے کہا کہ وہ
کافر ہوگیا کیونکہ اُسنے اعتقاد کیا کہ رسول اللہ صلعم غیب جانتے تھے حالانکہ جب آپ زندہ تھے تب تو غیب جانتے ہی نہ
تھے پس مرنیکے بعد کیسے جانینگے اور البحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ثالث صفحہ ۹۴ مین ہے لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ
لا ینعقد ویکفر لاعتقادہ ان النبی یعلم الغیب یعنی اگر کسی شخص نے نکاح کیا اللہ رسول کی شہادت پر نکاح منعقد
نہین ہوگا اور وہ نکاح کرنیوالا کافر ہوگا کیونکہ اُسنے اعتقاد کیا کہ نبی صلعم غیب جانتے تھے اور فتاوی عالمگیری مطبوعہ
مطبع نولکشور جلد ثانی صفحہ ۲ مین ہے من تزوج امراۃ بشہادۃ اللہ ورسولہ لا یجوز النکاح یعنی جسنے نکاح کیا
اللہ رسول کی شہادۃ پر تو اُسکا نکاح جائز نہین ملا علی قاری حنفی شرح فقہ اکبر مین فرماتے ہین شرح فقہ اکبر مطبوعہ
مطبع مجتبائی صفحہ ۱۸۵ مین ہے ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمھم اللہ احیانا وذکر
الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات
والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسایرۃ یعنی تو جان کہ انبیاء اشیاء غایبہ کو نہین جانتے تھے مگر جو اللہ نے کبھی انکو
جتا دیا اور حنفیون نے صراحت سے ذکر کیا ہے کہ جو اعتقاد اسکا رکھے کہ انبیاء غیب جانتے تھے وہ کافر ہے کیونکہ اسمین اللہ تعالی کے
قول (جو آسمانون زمینون مین ہے کوئی غیب کو نہین جانتا) معارضہ ہے ایسا ہی مسایرہ مین ہے اور شرح عقاید مطبوعہ مطبع
نولکشور صفحہ ۱۲۲ مین ہے یہ وہ کتاب ہے جو حنفیہ کے عقاید مین درسیہ کتاب ہے وبالجملۃ العلم بالغیب امر تفرد بہ اللہ تعالی لا سبیل الیہ
للعباد الا باعلام او الہام بطریق المعجزۃ او الکرامۃ او ارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن فیہ
ذلک لھذا ذکر فی الفتاوی ان قول القائل عند رویۃ ہالۃ القمر یکون مطر مدعیا علم الغیب لا بعلامۃ کفر یعنی
حاصل کلام کا یہ ہے کہ علم غیب کا ایک ایسا امر ہے کہ اللہ تعالی ہی اس سے متفرد ہے بندونکو اسکے حصول کا کوئی طریقہ نہین مگر
اللہ بطریق وحی یا الہام کے بتائے بطریق معجزہ یا کرامت کے یا استدلال کرنا علامات سے جسمین ممکن ہو اسلیئے فتاوی مین
ذکر کیا ہے کہ چاند کے ہالہ کو دیکھکر کوئی غیب کا مدعی بنکر کہے کہ پانی برسیگا یہ کفر ہے ان تصریحات ائمہ حنفیہ سے معلوم ہوا کہ حنفی
مذہب مین یہ مسئلہ ہے کہ جو رسول اللہ صلعم یا کسی نبی کو غیب دان بتائے وہ کافر ہے یہ تمام دلائل ہمنے اسلیئے نقل کیئے ہین کہ حنفی
حضرات پر عمل کرنیکو ضروری نتایج ہین ایمین اپنے رسالیکو ختم کرتا ہون اور اللہ سے دعا کرتا ہون کہ اللہ کل مسلمانونکو اسکے مطالعہ سے ہدایت
راہ مستقیم کی عطا فرماوے اور شرک فی العلم سے بچاوے اللھم تقبل منی انک انت العلیم الکریم الحمد للہ کہ یہ ضمیمہ لکھکر آج ۱۲
شوال یوم پنجشنبہ ۱۳۱۹ھ بعد عصر کے ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی۔ فقط

تمت